الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید — چار روپے سالانہ

جلد ۱۰ — ۲۹ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ - مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۹ پھاگن سمت ۱۹۶۷ — نمبر ۱۸

بھائیو گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

ارشاد الامیر

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے سوال پر محمڈن یونیورسٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

اشتراک کا ہم نے فیصلہ کر دیا ہے۔ (اس فیصلہ کا اظہار عنقریب ہوگا) مشترک امور میں ملکر کام کرنا ضرور ہے۔

لیکن امتیاز قائم رکھنا بھی ضرور ہے۔ اس کے لئے چار وجوہ ہیں

(۱) امتیاز ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ امتیاز نہ رہے تو قوم گھل مل کر تباہ ہو جاتی ہے۔

(۲) اگر کسی کے ماں باپ یا زمین کا مقدمہ کسی امام مسجد کے ساتھ ہو تو لوگوں کا دستور ہے کہ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب ہمارے مامور من اللہ کو یہ لوگ جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہماری عزت کس طرح برداشت کر سکتی ہے کہ ان کو اپنا امام صلوٰۃ بنالیں۔

(۳) جب تک تمیز نہ ہو نہ امر بالمعروف رہتا ہے نہ نہی عن المنکر۔ تمہارے لیکچروں کی عزت بھی احمدی نام سے ہی ہوئی ہے

(۴) خود نام رکھنا ہی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔

(۵) جب کوئی قوم ممتاز ہوتی ہے تو قوم اس کی مخالفت کرتی ہے۔ پھر جوں جوں مخالفت ہوتی ہے اس ممتاز بننے والے کو سعی اور دعا کا موقعہ ملتا ہے۔ یاد رکھو جب تک مشکلات پیش نہ آدیں۔ دعا اور کوشش کا موقعہ نہ ملے ترقی نہیں ہو سکتی۔

سعی۔ کوشش جہاد۔ دعا کے لئے مشکلات ضرور ہیں۔ صلح کل ہیں نہیں ہو سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح

مکرمی اکمل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

حضرت صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہے زخم ایک چوتھائی کے قریب رہگیا ہے پرسوں ایک باریک ہڈی زخم میں سے نکل گئی۔ اب کوئی ہڈی برہنہ زخم میں نظر نہیں آتی۔ طاقت اللہ کے فضل سے آرہی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل اور طاقت جلد عنایت فرماوے۔

والسلام

(عاجز بشارت احمد عفی عنہٗ)

یکم مارچ ۱۹۱۱ء

ہم اور ہمارے مخالفوں میں فرق

۲۷ - فروری کو قبل دوپہر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فروعی اختلاف ہے؟ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جو کچھ اس کا جواب دیا میں اس کے مفہوم کو اپنے حافظے سے اپنے الفاظ میں لکھتا ہوں۔ "فرمایا۔ یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔ کیونکہ جیطرح وہ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ۔ حج اور روزوں کے متعلق ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان اصولی فرق ہے اور وہ یہ کہ ایمان کے لئے یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ اس کے ملائکہ پر۔ کتب سماویہ پر اور رسل پر۔ خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی مانتے ہیں اور اس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتلاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من الرسل۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارا یہ مذہب ہے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے

بالاتفاق کافر ہے

یہ جدا امر ہے کہ ہم اس کے کیا معنے کرتے ہیں۔ اور ہمارے مخالف کیا۔ اس خاتم النبیین کی بحث کو لا نفرق بین احد من الرسل سے کوئی تعلق نہیں اور وہ ایک الگ امر ہے اس لئے میں تو اپنے غیر احمدیوں کے درمیان اصولی فرق سمجھتا ہوں"۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ مہتمم و پرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے اس جمعہ کے خطبہ میں جو پُراثر تقریر فرمائی وہ جن الفاظ میں تھی اور جو برقی اثر اپنے اندر رکھتی تھی اس کا عشر عشیر بھی اس موجودہ خلاصہ میں نہیں دکھایا جا سکتا۔ مگر تاہم اس نیت سے کہ کچھ خلاصہ مطلب احباب تک پہنچ جائے مندرجہ ذیل سطور لکھتا ہوں۔

فرمایا میں نے بہت عرصہ پہلے خواب میں دیکھا کہ خدا کا غضب بھڑک اُٹھا ہے اور زمین تاریک ہو چلی ہے پہلے طاعون پھیلا ہے پھر اس کے بعد ہیضہ پڑا ہے۔

چند خاص دوستوں کو میں نے یہ خواب سنا بھی دیا اور دُعا شروع کی کہ الٰہی تو اپنے فضل و کرم سے احمدی جماعت پھر خصوصیت سے قادیان کی جماعت پر اپنا رحم فرما۔

پھر چند روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ملک میں خطرناک طاعون ہے۔ اور ایک عظیم الشان محل ہے جس میں ہم لوگ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ انی احافظ کل من فی الدار اب صرف اتنی بات ہے کہ ہم اپنے تئیں اس محل میں رہنے کے اہل ثابت کریں۔ پھر کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ انہی ہماری دو کانوں پر شیر حملہ کر رہا ہے۔ پس میں ڈر گیا اور بہت دُعا کی اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ طریق نجات کیا ہے تو مجھ پر کھولا گیا کہ خدا کے حضور کھڑے رہنا اور دُعائیں۔ طوفان میں ایک کشتی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہے مگر دعاؤں سے بڑھ سکتی ہے۔ پھر میں اس بات پر غور کر رہا تھا کہ ملک میں وبا کیوں پھیلتی ہے۔ تو ایک ملک نے ابھی رستے میں آتے ہوئے مجھے تحریک کی کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ ہر شخص فائدے کے لئے کوئی چیز بناتا ہے۔ مثلاً باغبان درخت لگاتا ہے۔ اب جب تک وہ چیز مثلاً درخت فائدہ دے اسے نہیں اُکھیڑا جاتا۔ لیکن جب وہ غرض جس کے لئے وہ شے بنائی گئی پوری نہ کرے تو پھر اس شے کو توڑ دیا جاتا ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ عقل کا زمیندار بھی اسی اصل پر عمل پیرا ہے۔ پس خدا جو حکیموں میں سے بڑا حکیم ہے وہ بیفائدہ کسی چیز کو کیوں رکھے۔ جب انسان اس اصلی غرض کو پورا نہیں کرتا یعنی عبادت جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا تو پھر لامحالہ تباہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو اپنے نمونے یا دیگر حالات سے دوسروں کو خدا کی عبادت سے روکتا ہے اسے بھی ہلاک کیا جاتا ہے خدا کے مامور دنیا میں بھلائی پھیلانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ غافلوں کو بیدار کرتے ہیں۔ مگر شریر لوگ ہر صورت اعتراض کرتے ہیں۔ اگر کوئی نئی بات سنائے تو کہتے ہیں یہ وہ باتیں سُناتا ہے جو پہلوں نے نہیں سنائیں اور اگر وہی اگلی باتیں سنائے تو کہتے ہیں کوئی نئی بات نہیں پیش کرتا۔ نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب بدیاں بار بار کی جاتی ہیں اور شیطان اپنا وعظ ہر وقت کرتا رہتا ہے یہانتک کہ خود انسان کے اندر اس کے نفس کو بطور سفیر چھوڑ رکھا ہے تو کیا خدا اپنی طرف سے کوئی واعظ بار بار وہی نیکیاں سمجھانے کے لئے پیدا نہ کرے تیرہ سو برس سے تو قرآن مجید کا وعظ ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی نبی آئے اور سب نے توحید کا وعظ کیا تو کیا ساری دُنیا توحید پر قائم ہو گئی۔ پس ضرور ہے کہ توحید کا وعظ بار بار کیا جاوے۔

یاد رکھو خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا تھا کہ اگر لوط کی قوم میں سے پانچ چھ بھی نیک ہوں تو میں ان پر سے عذاب ہٹاؤں۔ مگر جب اس اندازے پر بھی نیک نہیں رہتے تو پھر عذاب الٰہی آتا ہے۔ تم لوگ احمدی ہو اور احمدیت جہاں عذابوں سے بچاتی ہے وہاں سب سے پہلے ملزم بھی ہمیں ہی گردانتی ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں نے ایک مامور کو مانا۔ اس کے ہاتھ پر خدا و رسول کی اطاعت کا عہد کیا اب اس کو توڑینگے تو سب سے پہلے عذاب کے مستحق (اعاذنا اللہ منہا) ہم ہیں۔

پس تم خدا کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں لگے رہو اور دعائیں کرتے رہو۔ کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ جب مغز عبادت تم حاصل کر دگے تو پھر تم بلاؤں سے محفوظ رہو گے۔ ایک باغبان بھی پھل والی شاخ کو نہیں کاٹتا۔ پس تمہارا خدا جو ارحم الراحمین ہے تمھیں ہلاک نہیں کریگا۔ یونس کی قوم کا فرتھی صرف گڑگڑانے سے ان پر سے عذاب ٹل گیا۔ تو کیا تم جو ایک نبی ایک مامور کے ماننے والے ہو تمہاری دعاؤں میں اتنا بھی اثر نہوگا۔ کہ عذاب الٰہی ہٹا لیا جائے۔ یونس (علیہ السلام) تو چند ایک بستیوں کی طرف رسول ہو کر آئے تھے مگر تمہارے نبی تو رسول اللہ صلعم کی غلامی میں تمام جہان کی طرف مامور ہو کر آئے تھے۔ پس تم اس کے پیرو ہو دعاؤں سے کام لو۔ صدقہ دو۔ استغفار کرو۔ اور خدا کی تسبیح و تقدیس کرو۔ اپنے دلوں کو پاک بناؤ۔ کہ جب ایک شریف آدمی اروڑی پر نہیں بیٹھتا تو خدا تمہارے دلوں میں کس طرح نزول فرما سکتا ہے۔ جبکہ ان میں طرح طرح کے گند بھرے ہوئے ہوں۔ اپنی اصلاح کرلو اور عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کے حضور گڑگڑاؤ۔ عذاب کے وقت تو فرعون بھی چلا اُٹھا تھا۔ مگر اس چلانے نے فائدہ نہ دیا۔ میں نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا۔ اب تمہارا فرض ہے کہ اپنی اصلاح کرلو۔ اور راتوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو ہو کر گڑگڑاؤ۔ تا بچائے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمھیں توفیق دے۔

خیر مقدم

کل ۲۱۔ فروری کو میری والدہ ماجدہ صاحبہ اسلام کا حسن اور اپنے بیٹے کا جو کہ ایک خلیفۃ المسیح کا قدیمی نمک خوار اور احمد کے غلام کا غلام ہے نیک ہونا اور سلوک دیکھ کر اس اپنی آخری ۷۵ سال کی عمر میں بقائمی ہوش و حواس بطیب خاطر خود مشرف باسلام ہوئیں۔ خداوند کریم اُن کو استقامت اور ہمت عطا فرماوے اور اس کا خاتمہ بالخیر کرے۔ نام ان کا بجائے حاکم دیوی کے حاکم بی بی رکھا گیا۔

راقم شیخ ہدایت اللہ۔ عبد الرشید بوٹ اینڈ شو مرچنٹ صدر بازار پشاور

قابل توجہ طالبعلمان تعلیم الاسلام

دو انعام

مسٹر عطاء الرحمن صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر راجشاہی کالج ایسٹرن بنگال حضرت امیر المومنین کی صحت کی خوشی میں دو انعام مقرر فرماتے ہیں۔

پندرہ روپے کا انعام ہائی کلاسز کے اس سٹوڈنٹ کے لئے جو حضرت مسیح موعود کی اسلامی خدمات کے بارے میں سب سے اچھا مضمون انگریزی میں لکھے۔

دس روپے کا انعام تعلیم الاسلام کے اُس طالبعلم کے لئے (خواہ کسی جماعت میں پڑھتا ہو) جو حضرت خلیفۃ المسیح کی ذاتی خصوصیات Personality کے متعلق اردو میں سب سے اچھا مضمون لکھیگا۔

مندرجہ ذیل احباب کی کمیٹی مضمونوں کی نسبت فیصلہ کریگی۔

(۱) ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی اسکول۔ (۲) مولوی محمد علی صاحب (۳) مولوی شیر علی صاحب۔ ۱۵ ۔ مارچ سے پہلے مضمون لکھے جانے چاہئیں۔

تعطیلیں

اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ میں جو تعطیلیں دیجاتی ہیں ان میں سے بعض تعطیلیں ایسی ہیں جنکو اسلامیہ مدارس کے ناظمین کو تعطیلوں کا نقشہ بنانے کے وقت مدنظر رکھ لینا چاہئے۔ ولادت رسول مقبول ا۔ یوم نزول وحی ا۔ یوم ہجرت

17

ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمارے احباب مُنگھیر نے وہاں کے ایک ثنائی مولوی کے ایک اشتہار کے جواب میں ایک اشتہار شائع کیا ہے جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے۔

مولوی انوار حسین صاحب اپنے اس عقیدہ میں بھی اپنے دوست مولوی ثناء اللہ کے ساتھ ہم پیالہ و ہم نوالہ ہونگے کہ جھوٹھ بولنے سے بھی انسان مُتّقی کا مُتّقی ہی رہتا ہے۔ ایڈیٹر

ناظرین پر واضح ہو کہ جناب مولوی انوار حسین صاحب اہلحدیث (غیر مقلد) ایک اشتہار حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا شائع کر کے اُس اشتہار اور تقریر کے ذریعہ سے پبلک کو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود اور مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث (غیر مقلد) سے مباہلہ ہُوا اور صاحبزادہ مبارک احمد و حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات اُنکے مباہلہ کا اثر ہے۔ حالانکہ یہ بات محض غلط اور صریح دھوکا ہے۔ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعاء مباہلہ کے شائع ہونے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو اپنے اخبار اہلحدیث میں مباہلہ کی منظوری سے صاف انکار اور گریز کیا۔ اور لکھا کہ یہ طریق فیصلہ کن نہیں کوئی دانا اس کو منظور نہیں کر سکتا اور نہ میں اُس کو منظور کرتا ہوں“ اور احمدی جماعت کو مخاطب کر کے لکھا کہ تُم لوگ تو اپنے امام کو کہا کرتے تھے کہ ہمارے امام رحیم کریم ہیں۔ اب وہ کیوں ہماری ہلاکت کے پیچھے پڑ گئے۔ یہ طریق فیصلہ کن نہیں بلکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ جھوٹا زندہ رہتا ہے اور سچا مر جاتا ہے۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے ہوا خواہوں سے یہ اصول شائع کرایا کہ حرامزادے کی رسّی دراز ہوتی ہے اس میں شک نہیں کہ امام یا مامور من اللہ خواہ مخواہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا جب تک کہ اُس کا مخالف خود اپنے واسطے آپ ہلاکت کی درخواست نہ کرے یا ہلاکت کے سامان کو اپنے گلے میں آپ نہ ڈال لے۔ حضرت اقدس نے جبکہ دعا مباہلہ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب روانہ کیا اور اُن سے یہ درخواست کی کہ اب آپ جو چاہیں لکھیں و شائع کریں تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس دعا مباہلہ سے مذکورہ بالا الفاظ میں انکار کر دیا۔ اس کے بعد پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے ایک دُوسرا طریق فیصلہ اعلان بارد دیم میں شائع کیا (دیکھو اخبار بدر و الحکم زیر سُرخی اعلان بارد دیم)

اس کو بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہیں کیا۔

اب ناظرین خود ہی انصافاً غور فرمادیں کہ اس انکار پر مباہلہ کی صورت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اگر حضرت اقدس کی دُعا مباہلہ پر جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب رد کر چکے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ کا انتقال ہو جاتا تو اُن کے ہوا خواہ بھی کہتے کہ یہ فیصلہ صحیح نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے صاف صاف انکار کر دیا ہے کہ دُعا مباہلہ لغو ہے۔ کیونکہ لفظ مباہلہ جانبین کو چاہتا ہے جیسے مجادلہ۔ مقاتلہ۔ مباحثہ وغیرہ اور اُن کے ہوا خواہ اُن کے شائع شدہ اصول کو الاپتے کہ حرامزادہ کی رسّی دراز ہو گئی۔ اس انکار کے بعد ناظرین کو اب یہ حق پُہنچتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن کے ہوا خواہ مولوی صاحبان سے یہ پوچھیں اور ضرور پوچھیں کہ دعاء مباہلہ کے شائع ہوئے پر کیوں چیخ نکل گئی اور مباہلہ سے انکار کر دیا اور حضرت مرزا صاحب کی رحیمی و کریمی سے فائدہ اُٹھانا چاہا۔ آپ کے دل میں حضرت مرزا صاحب کی سچائی کا رعب کیوں بیٹھ گیا۔ آپ کا دل کیوں دھڑکنے لگا۔ کیوں نہیں ڈر کر اُن کی دعائے مباہلہ کو لبیک کہا اُسوقت آپ کی دلیری کیا ہو گئی تھی۔ اب جبکہ ٹھیک ٹھیک موافق الہام و پیشگوئی و الوصیت کے (دیکھو اخبار بدر و الحکم) الوصیت وغیرہ جو قبل وفات حضرت اقدس کے شائع ہُوا ہے) اس جری اللہ کا وصال ہُوا اور وہ اپنے مولا سے جا ملا تو خود ثنائی پارٹی کے لوگ بغلیں بجانے لگے اور وہ باتیں جس کو کہ دانا و عقلمند ہو کر منظور نہیں کیا تھا اب نادان و بیوقوف بنکر قبول کرتے ہیں جس طریق فیصلہ کو اُنھوں نے رد کر دیا تھا اب اُسی تے کو پھر چاٹتے ہیں سچ تو یوں ہے کہ جو اصول کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اپنے اخبار اہلحدیث میں شائع ہُوا تھا خدا نے اُسی رنگ میں فیصلہ بھی کر دکھایا یا اُن کے احباب نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے مقابل میں حرامزادہ کی رسی دراز ہونے کو پیش کیا تھا خدا نے اس رنگ میں بھی حضرت اقدس مرزا صاحب کی سچائی ثابت کر دی اور دراز رسّی مولوی ثناء اللہ صاحب کے گلے میں پڑ گئی بیشک اس خوشی میں اُن کے ہوا خواہوں کو اکول کچہری بازاروں اور عام تماشگاہوں میں تالیاں بجانی چاہئیں۔ ع شرم! ناظرین کیا اب مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن کے ہوا خواہ مولوی صاحبان کا حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعا مباہلہ کو پیش کرنا اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس انکاری جواب کو چھپا رکھنا کیا انصاف کا خون کرنا نہیں۔ ڈرو! ڈرو!! خدا سے ڈرو!!! مسنو! اے لوگو جو کہ سچ کو جھوٹ سے چھپانا چاہتے ہو۔ آؤ۔ اگر تُم میں کچھ بھی سچائی ہے۔ اگر کچھ بھی تم حیا و شرم و غیرت رکھتے ہو تو آؤ ہم للکار کر بلاتے ہیں کہ امن و تہذیب کے ساتھ یہ ثابت کر دکھاؤ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعا مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کر لیا اور رد نہیں کیا۔ یعنی حضرت اقدس مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے پھر مباہلہ ہُوا۔ یا اعلان بارد دیم میں حضرت اقدس کے جو فیصلہ کی صورت پیش کی گئی تھی اُس کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کر لیا۔

بخلاف اس کے ہم یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا وصال ٹھیک اُن کے الہام اور اُن کی شائع کردہ وصیت کے مطابق بقید سنہ و تاریخ ہوا جسکو آپ نے اُپنے خدا سے خبر پا کر قبل اپنی وفات کے شائع کر دیا تھا۔

دیکھو ڈوئی۔ مقصوری۔ دیانند۔ لیکھرام۔ آتھم۔ اسمٰعیل علیگڑھی میاں نذیر حسین دہلوی۔ وغیرہ کی حالت سے عبرت پکڑو جانبین سے ہر ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی سچائی کا ثبوت دیتے ہُوئے چل بسے

اے لمبے لمبے جبہ و دستار والو اب مسیح اسرائیلی علیہ السلام کے زندہ مع جسم عنصری آسمان پر جانے و آنے کی کہانی اور دجّال اور اُس کے ستر گز والے لمبے گدھے کا قصّہ کیوں بھول گئے ان مسائل پر بحث کرنے میں کیوں جھینپتے ہو کیا ان مسائل کے دلائل کی (مضبوط) ڈوری ٹوٹ گئی جواب صرف اس بوسیدہ اور دراز رسی والی باتوں کا شوق ہے تو یہ بھی سہی۔

کچھ حمیت ہے تو آجا سامنے مردانہ وار
دیکھنا پھر کس طرح کرتا ہوں میں تیرا شکار

المشتہر

حکیم خلیل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ مُنگھیر

نوٹ امن و تہذیب کے ساتھ دعویٰ مدلل کرنا اور اُس کا ثبوت دینا چاہئے اور اُن طریقوں سے پرہیز کرنا چاہئے جس سے امن و تہذیب کا خون ہو۔

رسید زر

(۱۰- فروری سنہ ۱۹۱۱ء)
جناب محمد دین صاحب ۲۷۸۱ للعہ
جناب محمد میر صاحب ۵۶۳ ۸ر
(۱۱) فروری سنہ ۱۹۱۱ء)
جناب سید احمد صاحب ۲۶۸۵ ۶ر
جناب محمد امیر صاحب ۲۶۸۸ ۶ر
جناب فتح الدین صاحب ۲۶۹۰ ۶ر
(۱۲) فروری سنہ ۱۹۱۱ء)
جناب محمد نجم الدین صاحب ۲۶۹۶ ۶ر
جناب محمد اشرف خان صاحب ۲۶۸۹ ۶ر
جناب محمد علی صاحب ۲۶۶۳ ۶ر
جناب نور احمد صاحب ۲۶۶۱ عہ
جناب غلام حسین صاحب ۲۱۴۷ ۶ر
جناب ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب ۲۵۲۶ ۶ر
جناب عبد الرشید صاحب ۱۲ ۶ر

اکمل کا پیغام اپنے بھائیوں کے نام

کام تو بہت ہیں پر کام کرنیوالا ابھی کوئی ہو

سب سے پہلے جو خیال میرے دل میں اُٹھا وہ یہ تھا کہ ایک ایسی جامع کتاب تالیف ہونی چاہیئے جس میں ہمارے عقائد اور طرز عمل کا مفصل و مدلل ذکر ہو۔ اس بارے میں اپنے قوم کے بزرگوں کو بھی گویکی سے خطوط لکھے۔ مگر میری استدعا پر پہلے بہت کم توجہ ہوئی آخر ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب نے ایسی کتاب کا اشتہار دیا اور یہ غرض یہیں تک ختم ہوگئی۔ اس کے بعد میر قاسم علی صاحب نے دینی حق لکھا۔ مگر یہ حصہ اول ہے۔ حصہ دوم جو بہت ہی ضروری ہے اور جو اصل غرض ہے اس کا انتظار ہے۔ آخر میں نے ایک کتاب طیار کی جو پانسو صفحہ ہے اور اس کا خلاصہ عقائد احمدیہ و سُنت احمدیہ میں تیار کیا مگر یہ حضرت امام سلسلہ کے الفاظ میں نہیں بلکہ میری اپنی ذاتی ذمہ واری ہے۔ پھر حضرت امیر المومنین نے ابتداء ایام خلافت میں یہاں کے رہنے والے احباب کو توجہ دلائی کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے تصانیف میں سے جو اخلاقی تعلیم ہے وہ الگ جو دعوی کا ثبوت ہے وہ الگ جو گورنمنٹ کے متعلق ہے وہ الگ۔ جو آریہ۔ عیسائی۔ غیر مذاہب کی تردید میں ہو وہ الگ جمع کیا جائے اور اس کام میں بعض احباب مشغول بھی ہوئے چنانچہ بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بہت غور سے کتابیں پڑھتے رہے ہیں مگر یہ امر قوۃ سے فعل میں نہ آیا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری تھا کہ بدر و الحکم میں جسقدر ڈائریاں حضور علیہ الصلوۃ کی چھپ چکی ہیں ان کو کتابی شکل میں جمع کر دیا جاتا۔ کیونکہ ان میں بہت حقائق و معارف متعلق دین متین ہیں۔ دیکھئے کون صاحب یہ ہمت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی مشکل تو ہے نہیں بس فائل لیے اور نشان کر کے کاتب کو نقل کرنے کے لئے دیدئیے ہاں روپیہ کا سوال ضرور ہے۔

پھر جس ضرورت کو شدت کے ساتھ میں محسوس کر رہا ہوں وہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیری نوٹ ہیں۔ الحکم کا فائل دیکھ لو۔ بدر کے اوراق اُلٹو۔ اس خاکسار نے کن کن پیرایوں میں اپنے دردِ دل کا اظہار کیا ہے۔ لیکن غنچہ مطلب کسی کی نسیم نوازش سے نہ کھلنے میں آیا تھا نہ کھلا

سیدنا امیر المومنین ہی اس کے اہل تھے۔ مگر سنت سلف صالحین ہمیں بتاتی ہے کہ کسی امام قوم نے آجتک پُوری تفسیر نہیں کی اور غالبًا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح تدبر فی القرآن رک جاتا ہے۔ ضعیف طبائع کے لوگ کہنے لگتے ہیں۔ جب ہمارا امام یہ معنی کر چکا تو اب تم کون ہو کہ اس کے خلاف یا اس سے بڑھکر بولتے ہو۔

ہاں ہم ممنون ہیں سید محمد سرور شاہ صاحب کے اور بالخصوص شیخ یعقوب علی صاحب کے کہ ان بزرگوں نے اپنی ہمت کے مطابق کچھ کام شروع کیا۔ مگر افسوس نہ شیخ صاحب نے استقلال سے کام لیا نہ قوم نے پوری قدر کی اور اتنے سالوں میں صرف سات پارے طبع ہوئے اور ان میں سے پہلے پاروں کی کتابت و ترجمہ ایسا ہے کہ اسپر اطمینان نہیں مگر اس امر کا اقرار ہی ہے کہ ان کی تفسیر بے نظیر ہے اور تمام احمدی لٹریچر کی جو تفسیر کے متعلق ہے جامع۔ صرف کسر یہ ہے کہ ترجمہ میں کسی علمی و مارغ کی شمولیت ضروری ہے۔ تاکہ ہمیں ذوالعرش المجید کا ترجمہ عرش معظم کا مالک نظر نہ آئے۔ اور مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی تفسیر تو پھر آئندہ نسلوں کے لئے ہی مفید ہوگی میرا اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مختصر ہو۔ بلکہ مجھے افسوس ہے کہ وہ اب خاص شرائط کی پابندی میں کھُل کر نہیں لکھ سکتے۔

پھر ایک اور ضرورت ہے۔ وہ یہ کہ حضور مغفور سیدنا المسیح الموعود کے الہامات جمع کئے جائیں اس سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ ہمیں کلام آلٰہی کا مجموعہ دیکھ کر ایک خاص ایمان حاصل ہوگا۔ اِن میں جو جو الہام پُورے ہو چکے ہیں ان کے متعلق تشریحی نٹ نوٹ ہونے چاہئیں اور جن کا انتظار ہو ان پر واقعات عالم کے مطابق ہم غور کر سکینگے۔ نشانات تو حسب وعدہ آلٰہی اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک قیامت تک ظاہر ہوتے ہونگے مگر افسوس یہ ہے کہ ہم حوالہ دیکر دشمن پر اتمام حجت نہ کر سکینگے۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ کوریا پر جاپان کا قبضہ ہوگیا کئی دوستوں کو معلوم ہے حضرت کا الہام تھا۔

کوریا کی نازک حالت اور ایک مشرقی طاقت اور یہ متفق اللفظ موجودہ صورت حالات میں تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جاپان مشرقی طاقت ہے۔ مگر مجھے کسقدر افسوس ہُوا جب الہام ہمیں نہ مل سکا یا کم از کم یہ کہ ہم نے اسے ڈھونڈنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ کیا سب سے پہلے ہم ہی ملزم نہیں اور خدانخواستہ اس آیت کے مصداق و کاین من آیۃ الخ

پھر حضرت علیہ السلام کا خواب تھا اس کے متعلق بعض دوستوں کی ہدایت تھی کہ چھپ چکا ہے کہتے تو سب تھے مگر چھپا ہوا نہ نکال سکے۔ اور قادیان سے باہر جو بزرگ ہیں اُنھوں نے تو شاید سمجھ رکھا ہے کہ یہ فرض دارالامان کے رہنے والوں کا ہے۔ حالانکہ اُن کو اور بھی کئی بکھیڑے ہیں اور بیرونجات میں کئی ایسے احباب ہیں جو ان باتوں میں کافی وقت دیکر اجر جزیل حاصل کر سکتے ہیں۔

سنہ ۱۹۰۵ء یعنی جب سے کرمی مفتی محمد صادق صاحب نے بدر کا چارج لیا الہامات کے محفوظ رکھنے کا بہت ہی عمدہ انتظام تھا کیونکہ حضرت علیہ السلام صادق نوازی کہئے یا خادم نوازی بہرحال بندہ نوازی سے کام لیکر اپنے دستِ مبارک سے تمام الہامات و خوابات ہفتہ کے لکھ بھیجتے پھر آپ پروف پڑھتے پھر پروف درست کر کے دکھایا جاتا اور آپ کا ارشاد "صحیح ہے" پاکر طبع ہوتا لیکن اس سے پہلے کے الہامات جمع کرنے کے لیئے ضروری ہے کہ تمام کتابوں۔ بدر۔ الحکم کے فائلوں اور اشتہاروں کا مطالعہ کیا جائے۔ اور یہ ہمت کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ کوئی ہے ؟ جو اس کام کے لیئے اُٹھے ؟

پھر میرے دل میں ایک اور آرزو ہے وہ یہ کہ یہاں جو مہاجرین رہتے ہیں ان کی ایک ڈائری طیار ہو۔ اس کی جائے سکونت حالات خاندانی وغیرہ کا ذکر ہو پھر ایمان لانے کی کیفیت اور ہجرت کے اسباب ہوں اور پھر یہاں کا مشغلہ اس سے جہاں ہم اسماء الرجال کے ضروری فرض سے سبکدوش ہونگے وہاں یہ بھی دُنیا پر ظاہر ہوگا کہ ہم لوگ محض دین کی خاطر یہاں آئے ہیں۔ ورنہ ایسے لوگ ہیں جو اگر باہر ہوتے تو اس سے دُگنا چوگنا کما سکتے۔ صرف اس وجہ سے کہ ہمارے حالات تاریکی میں ہیں۔ دشمن خبیث کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے کہ پیٹ کی خاطر وہاں بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کبھی کسی بات نے مجھے اتنا دکھ نہیں دیا جتنا ایک شخص کے اس کلمہ نے جو اس نے میرے سامنے کہا کہ یہاں پیٹ کے دھندے نے اتنے لوگوں کو جمع کر دیا۔ بخدا میں سچ کہتا ہوں اُس روز شام کا کھانا نہ کھا سکا۔ ہمیں یا کم از کم مجھے۔ اپنی کمزوریوں گناہوں خطاکاریوں کا اقرار ہے۔ مگر واللہ یہ صحیح نہیں کہ پیٹ کی خاطر یہاں بندھے بیٹھے ہیں یا باہر ہمیں کوئی وجہ معاش نہ تھی۔

پھر ایک اور عرض ہے وہ یہ کہ بعض مخالف کتابیں ایسی ہیں کہ وہ اندر ہی اندر اپنا زہر پھیلا رہی ہیں۔ الہامات مرزا شہادۃ القرآن دو کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی اشاعت بہت

ہے اور باہر سے ان کے متعلق خط بھی آتے رہتے ہیں مگر آجتک ان کا جواب ہماری طرف سے شائع نہیں ہُوا۔ کیا ان کتابوں کا کوئی جواب نہیں؟ ہرگز نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ سستی اور غالبًا اعجبتکم کثرتکم۔ یہاں کے رہنے والے کچھ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ وہ محسوس ہی نہیں کر سکتے کہ باہر والوں کو کیا مشکلات ہیں۔ محل کے اندر محبوب کے حضور بیٹھا ہُوا کیا جانتا ہے کہ اس محل اور بوستاں کے گرد ایک خاردار جنگل ہے اور بلاؤ آگ کانٹے کود رہے ہیں۔

میں نے جیسا شہادۃ القرآن حصہ اول کا جواب لکھا تھا حصہ دوم کا جواب بھی ضرور لکھ دیتا۔ مگر مولوی مبارک علی صاحب نے مجھے کہا میں لکھ رہا ہوں۔ پھر میں یہاں آ گیا۔ اور پھر رہتے رہتے رہگیا۔ اب انشاء اللہ پھر ارادہ ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المومنین بارہا فرما چکے ہیں کہ میں چاہتا ہوں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کئے جائیں جن میں اسلامی اصولوں کی اشاعت ہو۔ اس فرض کو کس نے ادا کیا؟

اب ایک اور رونا سُنئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی سوانح عمری کا اشتہار بھی ہوگیا۔ حضور مغفور کے سوانح کا نوٹس بھی ہم نے پڑھ لیا حیات نورالدین کا دیباچہ بھی دیکھا۔ پر کچھ ہُوا بھی؟

کس قدر شرم کی بات ہے کہ ہمارے سید و مولا۔ مقتدا و پیشوا حضرت نبی کریم صلعم کے سوانح ایک غیر مسلم لکھے اور ہم اسے منگوا کر اپنے بچوں کو پڑھائیں اور خود کوئی کتاب نہ تیار کر سکیں۔ پھر سب سے پہلے ضروری تھا کہ سیدالمسیح کے سوانح شائع ہوتے کیونکہ ابھی ایسے لوگ زندہ موجود ہیں جنھوں نے حضرت اقدس کو اپنے ہاتھوں میں کھلایا ہے۔ تمام حالات معلوم ہو سکتے ہیں کیا ان واقعات زندگی کو اُس وقت جمع کیا جائیگا جب باتوں میں التباس بڑھ جائے اور پھر خوامخواہ جھگڑے اُٹھیں کہ یوں نہیں تھا یوں تھا۔ میں انشراح صدر سے اعلان کرتا ہوں کہ اس کام کے اہل ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب ہیں ان کے پاس اس کے متعلق میٹریل بھی ہے۔ ہمت کریں تو قوم پر احسان ہوگا۔ ورنہ قوم کو یعقوب علی صاحب کا دماغ مشکل سے ملیگا۔

باتیں تو اور بھی کئی ہیں مگر اس وقت میں انھیں پر اکتفا کرتا ہوں اور خلاف معمول اپنا نام نیچے لکھتا ہوں کیونکہ تجاویز میری ذاتی ہیں

(محمد ظہور الدین اکمل آف قادیان)

ضرورت معلم

علاقہ بنگال کے ایک مدرسہ اسلامیہ میں پڑھانیکے واسطے ایک مولوی صاحب کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ فی الحال بیس پچیس روپیہ ماہوار ہوگا۔ درخواستیں معہ نقول سندات و مفصل حالات ایڈیٹر بدر کے پاس آویں درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ بھی آنا چاہیئے۔

اشرف الاظہار

اگرچہ میں پہلے سے حضرت اقدس سیدنا و مولانا میرزا غلام احمد صاحب کے مجدد و مہدویت کا قائل اور منسلک و معتقد سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تھا ہی لیکن ذوق و شوق میں ذکر خیر ہر وقت ہر ساعت بانوک زبان تازہ دم مثال قند مکرر شاغل تھا اور ہوں اور کیوں نہوں جن برکت و فیوض سے حقیقی مولا کریم کی مضبوط اور سیدھی راہ ملے مزید براں یہ کہ اُس مسیح کی رہبری سے جُزء اسلام و مغز صلوٰۃ نیز جملہ حوائج و مطالب دنیوی حصول کا طریقہ جزو اعظم۔ جنگ و جہاد کا قلع قمع کر کے جائے عجز و انکسار زیب تن کر دیں اور رشتۂ محبت و مودت کو ہاتھ میں دیدینا۔ پس کوئی نعمت بیش ازیں نیست

جزاک اللہ احسن الجزاء

قسم ہے مجھکو خدائے عزوجل کی جسنے اپنے صنائع قدرت فضل و کمال سے بے ستون ارض و سما قائم فرمایا۔

عرصہ چار سال کا گذرتا ہے سفر دہلی کے اتفاق ریلوے اسٹیشن کھاتولی پر ایک شخص مسلمان کشمیری ریش و بروت کا لاسفید جو ہر تُجھ کبود دروازہ ڈپٹی نصیر علی کے مکان سے آگے بڑھ کر بازار شمالی میں جا کر بار تجارت زردوزی و رفو چاک کرتے ہیں ملاقی ہوئے۔ حسب الحکایت میں نے عرض کیا آپ مجھ سے بدرجہ اولیٰ خوش قسمت ہیں اس معنی کر کہ بہنگام آمد و رفت کشمیر در اثنائے راہ ضرور آپ حضرت اقدس مسیح الزمان دام الاماں سے قدمبوس ہوتے رہتے ہونگے۔ اس لئے بمقابلہ آپ کے میں دور الوطن مہجور القسمت کم نصیب ہوں۔ اسپر کشمیری صاحب ایک آہ کلیجہ سے کھینچکر فرماتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ اور خیال کے موافق دور از مبالغہ عرض کیا چاہتا ہوں۔ سینے کہ ارشاد۔ تو کیا فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی قدمبوسی سے بزمانہ حال تو محروم ہوں۔ ولیکن ایام طفلی میں میں اور حضرت مرزا صاحب۔ مقام امرتسر ہم سبق تو نتھے البتہ ہم مکتب ضرور رہے اُس وقت کی ایک بات اب تک یاد کیا تصویر نظر یہ ہے کہ سبق پڑھنے کی حالت میں حضرت مرزا صاحب کی طرف جو کبھو لڑکپن سے ہماری پشت ہوجاتی تھی تو مولوی صاحب معلم الدبستان باہستگی اُنگلی دانتوں میں دبا کر فرمایا کرتے تھے کہ ادب سے بیٹھو۔ ہمارے سوال حالے و مقالے کے جواب میں مولوی صاحب اُستاد المکتب میرزا صاحب کی طرف مخاطب کنایہ سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ ارے ادب کو ملحوظ خاطر رکھو مودب بیٹھو کبھو یہ کچھ بنینگے۔ چنانچہ اب جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اُنکا ظہور فرمایا اور بنایا اظہر من الشمس ہے ؎

وہ یکتائے آفاق ایسا بنا | یگانہ کوئی وہ جیسا بنا
ہوا شہرہ آفاق یکتا زماں | کہ روئے زمیں پر عیاں چہیاں
وہ وحدت کا ڈنکا بشہر و دیار | بجانے کا حق تھا بجایا پکار
وہ اسلام کا بول بالا کیا | حقیقت کے کندوں و بالا کیا
کیا تازہ اسلام کو سرخرو | نہ کم بیش کی اس میں بے گفتگو
نہفتہ تھی خوبی جو اسلام کی | دیا کھول سمجھے ہیں مرد زکی
لیا چاشنی کا مزا جس نے ہے | زباں پر رہی ذکر حق پے بہ پے
ہزاروں درود اور ہزاروں سلام | بروح مسیح مجدد امام

شکر اُس قادر لم یزل کا جسنے ایک بہت دیرینہ و کہنہ شہادت ایام طفلی کو کس شان سے پایۂ ثبوت کو آتا نظر رہے تا بجد بزرگی نیک پذیر ظہور الآثار حضرت اقدس مرزا صاحب کو خردۂ دل بخش جاں مصداق عیاں راچہ بیاں کا فرمایا

فالحمد للہ ؎

قلم کی تھی سیف وسناں ہاتھ میں
مذاہب کو کاٹا ہے اک بات میں

غبار دل

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری پرگنہ بڈھانہ
(ضلع مظفر نگر)

نتیجہ عشق عابد

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ | برگزیدہ نور دین مصطفےٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ | جائے دین نور دین مصطفےٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ | جانشیں ہے نور دین مصطفےٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ | خادم اُسکا نور دین مصطفےٰ

خاکسار عابد حسین بکسوا

رویائے صادقہ

ہمارے مخلص دوست سید عابد حسین صاحب حضرت صاحب کی اُس تصویر کو دیکھ کر جو انگریزی اشتہار کے ساتھ چھپی تھی لکھتے ہیں۔

اس سے بھی زیادہ خوشی اسبات کی ہُوئی اور پھر میں خدا اور رسول گواہ کر کے تحریر کرتا ہوں کہ جہانتک مجھے یاد ہے میں بالکل سچ لکھ رہا ہوں کہ اسی شکل و شباہت پر اسی طرح عبا پہنے ہُوے جیسا کہ فوٹو میں ہے میں نے اپنے خوابوں میں جو میں نے آپ کو قبل ازیں تحریر کر کے بھیجے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے اور یہ بھی میں بقسم لکھتا ہوں کہ اس سے پیشتر نہ تو کبھی میں نے آپ کا فوٹو دیکھا تھا نہ مجھے آپ کا حلیہ شریف یاد تھا اس سے مجھے اب یقین ہوگیا ہے کہ میرے

خواب رویائے صالحہ میں سے ہیں۔ اللہ تعبیر نیک کرے

خطبہ نکاح

ایک احمدی دوست متوسط الحال اپنی لڑکی ۱۴ سالہ کا نکاح کسی جوان صالح متقی معقول روزگار والے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں قوم کا کشمیری ہو اور نوجوان صالح متقی احمدی ہوں۔ درخواست کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ درخواست کنندہ کا خط مشتہر کو بھیجا جائیگا اور اُسے مشتہر کا پتہ آئندہ خط و کتابت کے واسطے بتایا جائیگا۔ اس سے زائد بدر ذمہ دار نہیں۔

انجمن نعمانیہ کے مفتی کا فتوے

پچھلے دنوں میں کسی نے استفتا پیش کیا کہ فرقہ مرزائیہ سے ناطہ لینا جائز ہے یا نہیں اس پر جناب مفتی صاحب نے یوں رقم فرمایا کہ چونکہ یہ فرقہ مرتد اور کافر قطعی ہے اس لئے اس سے ناطہ لینا ہے ناجائز ہوئیگا وہ کافر اور جو لینے والے سے ملیگا وہ بھی کافر جو لیسے کو نیک کافر وہ بھی کافر اور جو لیسے موقعہ پر حاضر ہو وہ بھی کافر لیسے شخص کے رشتہ دار بھی امامت کے قابل نہیں کیونکہ وہ کافر ہیں“ اس فتوے پر دار القضا و سے حکم چڑھا کہ درست ہے جاری کیا جائے۔

(بدر) نعمانی مفتی اور ادراس کے ہمخیال لوگوں کو غالباً یہ معلوم نہیں کہ ہمارے امام علیہ السلام مدت سے یہ حکم نافذ فرما چکے ہیں کہ احمدی غیر احمدی کو ناطہ نہ دے پس آپ لوگوں کو اس کے متعلق کچھ تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں۔

نور افشاں غور کرے

۱۷ فروری کے نور افشاں میں ریویو آف ریلیجنز کے مضمون دین محبت پر ایک نوٹ نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر اسلام کی ظالمانہ تعلیم اور اُس بے رحمی سے کاربند بادشاہوں کی ہستی کا کسی کو یقین نہ آئے تو موجودہ مسلمان سلطنتوں کی حالت کو دیکھ لے۔ اول تو یہ بیجا طرز استدلال کہ کسی مسلمان بادشاہ کے عمل پر۔ ایسا عمل جو خود اسلام کے خلاف ہے دین اسلام کو محل اعتراض بنایا جائے۔ اور دوسرے اگر عیسائی لوگ پندرھویں صدی عیسوی کے وحشیانہ ظلموں کو جو عیسائی اقوام نے یورپ میں کئے ہیں مذہب عیسائیت پر شرمناک دھبہ نہیں سمجھتے تو پھر کسی مسلمان بادشاہ کے خلاف قرآن عمل کا قرآن کو ذمہ دار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ تو ہوا مگر اس کا عیسائی کیا جواب دے سکتے ہیں کہ جب تک عیسائی ملک عیسائی خیالات کے پنجہ میں گرفتار رہے اور جب تک اُن کا زمانہ مقدس پادریوں کے زیر اثر رہا وہ کوئی دُنیا میں ترقی نہیں کر سکے۔ اور جب اُنھوں نے عیسائی توہمات کو چھوڑ دیا اور باطن پرستی کی شاخ کو سلطنت سے کاٹ کر باہر پھینکدیا بلکہ جب خود پادریوں نے پُرانی عیسائیت کا بودہ چولہ اُتار کر نئی تہذیب کا کوٹ پہن لیا اور بجائے عیسائیت کے عام اخلاق کا پرچار شروع کر دیا تو ترقی کا زمانہ شروع ہُوا۔ مگر مسلمانوں کا حال اس سے بالکل برعکس معلوم ہوتا ہے۔ جب تک مُسلمان قرآن اور سُنت رسول پر قائم رہے جب تک وہ رسول اور رسول کے صحابہ کے پاک اثر کے قریب رہے وہ دُنیا میں منظفر اور منصور رہے اور وہ دنیا کے بادشاہ بن گئے اور جب اُنھوں نے قرآن اور رسول کو چھوڑ دیا اور جوں جوں اُن کا زمانہ اور طرز عمل رسول سے دور ہوتا گیا وہ طاقت میں کمزور ہوتے گئے اور دُنیا میں اُن کی ترقی بند ہوگئی۔ اور پھر تنزل شروع ہوگیا جوں جوں اہل یورپ عیسائیت سے دور ہوتے گئے وہ ترقی کرتے گئے اور جوں جوں مُسلمان اسلام سے دُور ہوتے گئے وہ تنزل کرتے گئے۔ اس کا عیسائی صاحبان کیا جواب دیتے ہیں؟

(تیور)

میری سُنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح الثقلین تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۹ میں رقمطراز ہیں:۔ ” اس کے بعد مجھے دکھلایا گیا کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں۔ جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے۔ بعد اس کے الہام ہُوا اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلیگی کئی نشان ظاہر ہونگے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائینگے وہ دُنیا کو چھوڑ جائینگے۔ اِن شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا وہ قیامت کے دن ہونگے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔

اس کو زیر نظر رکھ کر موجودہ ترقی طاعون کی رپورٹ پڑھو اور پھر یہ خبر

”منچوریا کے شہر فڈزیاڈیان میں طاعون سے روزانہ (۱۰۰) موتیں ہوتی ہیں شہر فڈزیاڈیان میں چار ہزار نعشوں کا ڈھیر لگا ہُوا ہے شہر ہولان میں برف پر نعشوں کا ایک پہاڑ بن گیا ہے تاکہ جب برف پگھلے تو دریا میں یہ نعشیں بہ جائیں۔

الاماں والحفیظ

ضرورت نکاح

ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دُوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہوگی۔

ضرورت ملازم

ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور میں مُلازم ہیں ایک ایسے اُستاد انٹرنس تک تعلیمیافتہ کی ضرورت ہے جو اُن کے پاس چندماہ رہکر انھیں انگریزی پڑھا دے۔

ایک کمپونڈر

کوئی نوجوان احمدی مڈل پاس ہو۔ اور کمپونڈری کا اُمیدوار بننا چاہے تو وہ دفتر بدر سے ۱/ کے ٹکٹ بھیجکر خط و کتابت کرے فی الحال ؏ روپیہ ماہوار کے قریب آمد ہوجایا کریگی۔

برائے خدا مجھے بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلو کیونکہ میں نہایت ناتوان ہوں

حضرت نبی کریم محمد صلعم و حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور و صحابہ کرام حضرت محمد صلعم پر درود بھیجے۔ حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مولوی نورالدین صاحب حضرت ام المومنین۔ حضرت صاحبزادگان خاندان نبوت دمیاں محمود احمد صاحب میاں بشیرالدین احمد صاحب میاں شریف احمد صاحب کی سلامتی تندرستی۔ صحت و عافیت کے واسطے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ اعلیٰ میں دعا کرنے کے علاوہ یہ راقم ہر احمدی ممبر کے واسطے بالعموم اور بالخصوص مفصلہ ذیل بزرگان دین کے واسطے عرصہ دراز سے خاص دعا اُس بارگاہ آلہی میں کر رہا ہے لہذا بذریعہ اخبار سب سے گذارش ہوں کہ سب احمدی بھائی اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں کے وقت یاد رکھا کریں۔

اسمائے بزرگان دین

(۱) خواجہ کمال الدین صاحب قبلہ (۲) خواجہ جمال الدین صاحب (۳) ڈاکٹر محمد حسین صاحب (۴) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (۵) مفتی محمد صادق صاحب قبلہ۔ (۶) شیخ یعقوب علی صاحب (۷) مولوی محمد علی صاحب (۸) نواب محمد علی صاحب قبلہ (۹) مولوی شیر علی صاحب قبلہ (۱۰) مولوی محمد احسن صاحب قبلہ (۱۱) مولوی غلام حسن صاحب پشاوری (۱۲) شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری (۱۳) ڈاکٹر اسمعیل خانصاحب (۱۴) ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب (۱۵) میر ناصر نواب صاحب قبلہ (۱۶) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب (۱۷) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (۱۸) ڈاکٹر ستار شاہ صاحب (۱۹) ماسٹر صدرالدین صاحب (۲۰) ایڈیٹر صاحب نور۔ سید حسن علی عفی عنہ سب اسسٹنٹ سرجن امرتسر جیل۔

وقت

اس نام سے ایک نیا اخبار لاہور سے نکلنا شروع ہُوا ہے۔ باوجود پریس ایکٹ اخباروں میں روزافزوں ترقی اس بات کی شاہد ہے کہ ہندوستان میں علمی۔ یا کم از کم اخباری مذاق بڑھ رہا ہے۔ مجھے مسلم اخباروں کے متعلق یہ شکایت ضرور ہے کہ وہ مضمون لکھتے ہُوئے رسالہ یا اخبار میں کوئی فرق نہیں کرتے اس قسم کی گنجلک اور پیچیدہ عبارتوں میں مضمون ہفتہ وار اخباروں کے مناسب حال نہیں ہوتے۔ اخبار کی کثرت اشاعت کی ایک یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ صاف اور سادہ وسلیس عبارت میں نہایت اختصار کے ساتھ مضمون شائع کئے جائیں۔ تاکہ ایک کم فرصت کم فرصت بھی چند منٹوں میں صرف عنوان پڑھ کر ایک علم واقعہ متعلقہ یا اشاعت کے متعلق پیدا کرا سکے۔ برخلاف اس کے ملّت۔ وطن اب پھر وقت اس طرز کے اخبار ہیں کہ اصل مطلب الفاظ میں کچھ ایسا پنہاں ہوتا ہے کہ ایک معمولی لیاقت کا انسان اس سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ مرزا حسین علی صاحب وقت کے ایڈیٹر ہیں ۱۲ صفحے حجم ہے۔ اور قیمت سالانہ ۳ ؎

ہائے حسین مظلوم

منشی خادم حسین صاحب خادم نے آٹھ صفحے کا ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں انھوں نے اپنے رسالہ "واقعات کربلا" کا خلاصہ دیتے ہُوئے ثابت کیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ' کے قاتل شیعہ ہی تھے۔ قابل دید فی کاپی ۲ ؎ ہے۔ جلد سے کم کی درخواست ہو۔ ۴ ؎ کے ٹکٹ بھیجکر بنگولیر۔

ارشاد امیر مرتبہ جناب ڈاکٹر صاحب

خدا کی غریب نوازی اور رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ جسکو چاہے معاف کر دے۔ اس لئے ان باتوں کو بتانے میں احتیاط لازم ہونی چاہیئے۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک سرشتہ دار کو جو بڑا فاسق و فاجر تھا جنت میں دیکھا۔ مینے تعجب سے حال پُوچھا تو کہا میری غریب الوطنی پر اللہ کریم کو رحم آگیا۔ بخشدیا۔ اس حالت کے بعد مینے لوگوں سے پُوچھا کہ فلاں سرشتہ دار کا کیا حال ہے کہا کہ وہ کچہری سے واپس آتے ہُوئے غائب ہوگیا ہے۔ سال ڈیڑھ سال کے بعد ایک شخص حج کرکے واپس آیا تو اُسنے مجھسے ذکر کیا کہ فلاں سررشتہ دار پا پیادہ مکّہ کو جا رہا تھا۔ بمبئی کے قریب فوت ہوگیا۔ ایک گانوں میں اُس کو دفن کر دیا گیا۔ غرض خدا کی رحمت بھی بڑی وسیع ہے۔ مگر عذاب بھی بہت سخت ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص کو عالم ارواح میں دیکھا کہ بہت بیمار ہے میں نے پُوچھا کیا مر گیا ہے اُس نے کہا ہاں۔ پوچھا کہ مرنے کے بعد تو بیمار نہیں ہوا کرتے۔ اُس نے پکڑ کر ایک لڑکی کو پیش کیا۔ کہا اس لڑکی پر میں عاشق تھا اس کی وجہ سے مجھ پر ایسا عذاب ہوتا ہے کہ بیمار رہتا ہوں۔ اس حالت کے بعد میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ فلاں شخص جس لڑکی پر عاشق تھا اُس کا ہمیں پتہ بتا دو۔ وہ کہنے لگا اُس شخص کا دم میرے زانو پر نکلا ہے۔ اُس کے اور میرے سوا کوئی تیسرا شخص واقف نہیں آپ کو کہاں سے پتہ لگا کہ وہ ایک لڑکی پر عاشق تھا۔ جب تک مجھے نہ بتاؤگے کہ آپ کو کہاں سے پتہ لگا۔ میں نہ بتلاؤنگا۔ میں نے اُس کو کچھ نہ بتلایا۔ ایک دفعہ ایک قوم میں جو بہت حسین قوم ہے شادی تھی بہت سی عورتیں جا رہی تھیں مینے کہا میؤ بہنو کھڑی ہو جاؤ اُن میں اُس لڑکی کو میں نے پہچان لیا اُس کا نام میں نے دریافت کر لیا۔ بعد میں پتہ بھی معلوم ہوگیا۔ پھر متوفی کے دوست سے ملے اور اُس لڑکی کا نام و پتہ بھی بتلا دیا۔ حیران ہوگیا۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نسبت آنحضرت صلعم کو فرمایا کہ اگر تو ستّر بار بھی ان کے لئے استغفار کریگا تب بھی اُن کو بخشونگا اس سے مینے یہ قیاس کیا کہ کسی امر کے متعلق ستّر بار استغفار کرنا ایک عظیم الشان چیز ہے کیونکہ یہاں عظمت کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اس لئے مینے جب حضور کی شفا کے لئے دعا کی تو پہلے اپنے گناہوں کے متعلق ستّر بار استغفار کی کہ میرے گناہوں کی شامت کیوجہ سے حضور جیسی نعمت ہم سے چھنتی ہے تو ہم ستّر بار معافی مانگتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کریم سے بڑا لطیف استنباط کیا۔

ہماری سرکار دولتمدار

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے کہ ؎

بقومے کہ نیکی پسندد خدا ✦ دہد حاکم عادل و نیک رائے

اللہ تعالیٰ کو ہندوستان کی بہتری منظور تھی اسے طوائف الملوکی سے نکال کر ایسے شہنشاہ عادل کے زیر سایہ کر دیا کہ جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوشیرواں کے عہد پر خوش تھے۔ ہمارا مسیح موعود اس سلطنت پر خدا کا شکر بجا لاتا۔ سلسلہ احمدیہ نے اسی حکومت کے ماتحت ترقی کی ہے ایسے وقتوں میں جبکہ اور تو اور خود ہمارے بھائی ہمارے خون کے پیاسے تھے۔ اور ہمیں طرح طرح کی تکلیفیں اور قسم قسم کی ایذائیں دینا اپنا مذہبی فرض اور موجب نجات دارین خیال کرتے تھے۔ ہم بالکل امن میں رہے۔ پس هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ کے مطابق مسیح موعود نے ہر کتاب میں اس سلطنت کے احسانوں کا تذکرہ کیا۔ اور اپنے مریدوں کے دلوں میں مذہبی رنگ سے یہ اعتقاد راسخ کر دیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی اطاعت واجب ہے۔ چنانچہ جناب امام اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

ارشاد الامام "ہماری تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں اول یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کرکے اس کی عبادت و اطاعت میں مشغول رہنا۔ اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا اور اس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اس کو وحدہٗ لاشریک جاننا اور اس کے لئے پاک زندگی رکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اس کا مرتبہ نہ دینا اور درحقیقت اس کو تمام روحوں اور جسموں کا پیدا کرنیوالا اور مالک یقین کرنا۔ دوم یہ کہ تمام بنی نوع سے ہمدردی کے ساتھ پیش آنا اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور کم از کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا۔ سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے۔ یعنی گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان و مال کی محافظ ہے اس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں۔ یہ اصول ثلثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہیئے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھلانے چاہیئں۔ سواے دوستو! اس اصول کو مستحکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بُردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے آئے ہیں اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقض امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت میں مدد کرنے کے لئے طیار ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔ (مسیح موعود)

مندرجہ بالا تحریر پڑھکر ہر ایک احمدی کا عقیدہ معلوم ہو سکتا ہے۔ جس پر ہم بڑے خلوص کے ساتھ قائم ہیں احمدی جماعت کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنے دوسرے عقائد

عقائد کی جو صلح و امن و آشتی - سرور جاودانی کے رہنما ہیں تبلیغ کرتے ہیں وہاں وہ لوگوں میں اس گورنمنٹ کے احسانات کی اشاعت بھی کرتے ہیں - کیونکہ یہ امر ہمارے شرائط بیعت میں داخل ہے -

داخل بیعت

میاں فضل کریم ولد میاں شمس الدین صاحب خواجہ مہتہ ساکن چکوال ضلع جہلم جو کلکتہ میں اپنا کاروبار تجارت کرتے ہیں - درخواست کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے - اس کا اعلان کر دیا جائے - تا میرے احباء و اقرباء کو اطلاع ہو جائے اور سب برادران طریقت دعا استقامت کریں -

دعا و مبارک

مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے ہاں اللہ نے لڑکا دیا ہے مبارک - صد مبارک - اس کے واسطے احباب سے درخواست دعا ہے - اللہ تعالیٰ اسے نیک و خادم اسلام بنائے - اور اس کی عمر میں برکت دے - اللھم آمین

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار

احباب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں - اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں - آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلّل گفتگو کرنے کا ایک خاص ملکہ دیا ہے - اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا - آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے - اور ان کی قبر کشمیر میں ہے - کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے - اور ۲/ قیمت ہے - درخواست ہو بنام مینیجر بدر قادیان -

احباب اس رسالہ کو منگوا کر دوستوں میں تقسیم کریں -

ضمیمہ درس قرآن مجید

اس ہفتہ صفحہ ۱۲۱ سے صفحہ ۱۲۸ تک درس قرآن شریف ان احباب کے نام جو مع ضمیمہ کے خریدار ہیں بھیجا جاتا ہے - اطلاعاً عرض ہے -

جنازہ غائب

بابو عبد الرحمٰن صاحب ہیڈ کلارک کے بھائی عبد الحکیم صاحب جو تپ دق سے بیمار تھے رہگرائے عالم جاودانی ہوئے احباب ان کا جنازہ غائب پڑھ دیں -

انا للہ و انا الیہ راجعون

اکثر ناظرین کو معلوم ہے کہ سہارنپور کے دو بھائی محمد یٰسین و محمد الیٰسین جو منصوری میں دوکان کرتے تھے جب احمدی ہو گئے تو بہت دکھ دیئے گئے (وما نقموا منھم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید) آخر وہ قادیان میں ہجرت کر کے چلے آئے - ان میں سے برادر محمد الیٰسین یکایک بیمار ہو گئے اور کل ۲۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء کو شام کے وقت رہگرائے عالم جاودانی ہوئے - اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مراتب دے - اور پسماندگان کو صبر جمیل دے - میں امید کرتا ہوں کہ برادر محمد یٰسین - اس ہمت ثبات صبر - استقلال - استقامت سے کام لینگے - جو احمدی سلسلہ کے ہر ایک ممبر کی شان کے شایاں ہے -

خاص رعایت

حضرۃ کی پورانی تحریریں معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲/ رعایتی ۱/
تبلیغی کارڈ ۹۰ عدد ۵/

خط اور حضرت کی تقریر رعایتی قیمت ۱/
مکتوبات احمدیہ اصلی قیمت ۸/ رعایتی ۴/

سات پارے ترجمۃ القرآن - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اس زمانہ میں عجیب و غریب تفسیر اصلی قیمت ۱۲/ رعایتی ۶/ اس قیمت پر صرف ہمارے دفتر سے ملیگی

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

براہین احمدیہ	۶
سنت احمدیہ	۴/
کفارہ	۳/
شہادۃ القرآن	۲/
سر الشہادتین	۱/
شرائط بیعت ۵ کے	
۱۲۵ - ۸/ کے ۵۰ - ۴/ کے ۲۵ - اس سے کم فی کاپی	۱/
تفسیری نوٹ از درس حضرت امیر المومنین	
۲۳ - پارے - تین روپے	
کتاب الصیام	۱/

در ثمین اردو	۳/
در ثمین مکمل فارسی مجلد ۱۲/ غیر مجلد ۸/	
معیار الصادقین	۳/
القول الفصیح	۱/

مستزاد (اکمل)

سیحا جسقدر اخلاص ہے تیرے مریدوں میں
یہ پیدا ہونا ممکن ہی نہیں ہے زر خریدوں میں
دلوں پر کافروں کے قفل ایسے لگ گئے کیونکر
مجھے اس مسئلہ کا حل نہیں ملتا کلیدوں میں
خدا کے برگزیدوں سے عداوت رکھتے ہیں ایسی
کہاں کا خبث یارب آ گیا ہے ان پلیدوں میں
ترے سچے اماموں کے ہیں ہر دم خون کے پیاسے
کمی کچھ بھی نہیں آئی الٰہی ان یزیدوں میں
دغا - چوری - بغاوت - جعلسازی قتل و خونریزی
یہی خبریں پڑھی جاتی ہیں روزانہ جریدوں میں
وہ دیکھا میری آنکھوں نے سنا جو تو نے کانوں نے
خدا کا خوف اے واعظ نہیں تیرے وعیدوں میں
گدائے باب یزداں ہوں - فقیروں کا ثناخواں ہوں
امیروں کی خوشامد کیوں کروں اپنے قصیدوں میں
جلائے اپنے مردے کو سنا دے کوئی بات اپنی
دکھا دے روئے تاباں میں بھی ہوں تیری نویدوں میں
محبت کرنے والا ہے کہ تو آنکھوں پر بٹھاؤنگا
سلائی گرم کر کے دونگا میں حاسد کے دیدوں میں
بہت ہی تار بھجوائے جواب اک بھی نہیں آیا
بہت ہی سست یاران عدم ہیں کیوں سپیدوں میں
مصیبت پر مصیبت ہے عجب دنیا کی حالت ہے
نظر آنے لگی شان محرّم اب تو عیدوں میں
اجل کیا ہے یہ تمہید وصال یار ہے گویا
یہی باعث ہے ماتم ہی نہیں ہوتا سعیدوں میں
ہوئے جاتے ہیں بسمل خود ہی بسم اللہ پڑھ پڑھ کے
بڑھا شوق شہادۃ اسقدر مخلص مریدوں میں
پسند آئی ہے کیا رسم بخاک و خون غلطیدن
ہمارے بھائی ہوتے جاتے ہیں داخل شہیدوں میں

احباب کو اطلاع

مجھے اطلاع آئی ہے کہ میری والدہ سخت بیمار ہے اس واسطے معہ اہل بیت چند روز کے واسطے بھیرہ ضلع شاہپور کو جاتا ہوں - اس عرصہ میں احباب کے خطوط جو میرے نام ہونگے ان کے جواب مجھ سے نہ جا سکینگے - لیکن ڈاک بدر اور ڈاک حضرت صاحب کی تعمیل ہوتی رہیگی - اس اخبار کے شائع ہونے سے پہلے انشاء اللہ میں بھیرہ پہنچ جاؤنگا - (محمد صادق ایڈیٹر بدر)

ضرورت

جب سے بدر جاری ہوا ہے اسوقت سے لیکر حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات تک تمام پرچوں کے فائل سال بسال مکمل ہمارے ایک دوست کو چاہئیں - مناسب قیمت پر خریدے جائینگے - اگر کسی صاحب کے پاس ہوں تو اطلاع دیں - (ایڈیٹر بدر)

مبارک

نہایت مسرت کے ساتھ یہ اطلاع شائع کیجاتی ہے کہ ہمارے بھائی شیخ [illegible] لڈ الحکم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے - اللہ تعالیٰ اس کی عمر [illegible]

[illegible]

عقائد کی جو صلح و امن و آشتی - سرور جاودانی کے رہنما ہیں تبلیغ کرتے ہیں وہاں وہ لوگوں میں اس گورنمنٹ کے احسانات کی اشاعت بھی کرتے ہیں - کیونکہ یہ امر ہمارے شرائط بیعت میں داخل ہے -

داخل بیعت

میاں فضل کریم ولد میاں شمس الدین صاحب خواجہ مہتہ ساکن چکوال ضلع جہلم جو کلکتہ میں اپنا کاروبار تجارت کرتے ہیں - درخواست کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے - اس کا اعلان کر دیا جائے - تا میرے احباء و اقرباء کو اطلاع ہو جائے اور سب برادران طریقت دعا استقامت کریں -

دعا و مبارک

مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے ہاں اللہ نے لڑکا دیا ہے مبارک - صد مبارک - اس کے واسطے احباب سے درخواست دعا ہے - اللہ تعالیٰ اسے نیک و خادم اسلام بنائے - اور اس کی عمر میں برکت دے - اللھم آمین

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار

احباب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں - اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں - آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلل گفتگو کرنے کا ایک خاص ملکہ دیا ہے - اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا - آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے - اور ان کی قبر کشمیر میں ہے - کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے - اور ۲ر قیمت ہے - درخواست ہو بنام مینیجر بدر قادیان -

احباب اس رسالہ کو منگوا کر دوستوں میں تقسیم کریں -

ضمیمہ درس قرآن مجید

اس ہفتہ صفحہ ۲۲۱ سے صفحہ ۲۲۴ تک درس قرآن شریف ان احباب کے نام جو ضمیمہ کے خریدار ہیں بھجوایا جاتا ہے -

جنازہ غائب

اطلاع موصول ہوئی ہے - بابو عبد الرحمٰن صاحب ہیڈ کلارک کے بھائی عبد الحکیم صاحب جو تپ دق سے بیمار تھے رہگرائے عالم جاودانی ہوئے احباب اُن کا جنازہ غائب پڑھ دیں -

انا للہ و انا الیہ راجعون

اکثر ناظرین کو معلوم ہے کہ سہارنپور کے دو بھائی محمد یمین و محمد یٰسین جو منصوری میں دوکان کرتے تھے جب احمدی ہو گئے تو بہت دُکھ دئے گئے (وما نقموا منہم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید) آخر وہ قادیان میں ہجرت کر کے چلے آئے - ان میں سے برادر محمد یٰسین یکا یک بیمار ہو گئے اور کل ۲۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء کو شام کے وقت رہگرائے عالم جاودانی ہوئے - اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مراتب دے - اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ برادر محمد یمین - اس ہمت ثبات صبر - استقلال - استقامت سے کام لینگے - جو احمدی سلسلہ کے ہر ایک ممبر کی شان کے شایاں ہے -

خاص رعایت

حضرۃ کی نورانی تحریریں معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲.۰ر رعائتی ۱ر

تبلیغی کارڈ ۹۰ عدد ۵ر رعائتی ۴ر

خط اور حضرت کی تقریر رعائتی قیمت ۱ر

مکتوبات احمدیہ اصلی قیمت ۸ر رعائتی ۴ر

سات پارے ترجمۃ القرآن - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اس زمانہ میں عجیب و غریب تفسیر اصلی قیمت ۶ر رعائتی ۵ر اس قیمت پر صرف ہمارے دفتر سے ملیگی

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

براہین احمدیہ	۶
سنت احمدیہ	۴ر
کفارہ	۳ر
شہادۃ القرآن	۲.۰
سر الشہادتین	۱ر
شرائط بیعت ۱۲۵ عدد کے ۸ر۔ ۵۰ عدد کے ۴ر۔ ۲۵ عدد کے ۲ر	
کم فی کاپی	۱ر
تفسیری نوٹ از درس حضرت امیر المومنین ۲۳ پارے	تین روپے
کتاب الصیام	۱ر
در ثمین اُردو	۳ر
در ثمین مکمل فارسی مجلد ۸ر غیر مجلد	۶ر
معیار الصادقین	۳ر
القول الصحیح	۱ر

(مینیجر بدر قادیان)

سوز (اکمل)

مسیحا جسقدر اخلاص ہے تیرے مریدوں میں
یہ پیدا ہونا ممکن ہی نہیں ہے زر خریدوں میں
دلوں پر کافروں کے قفل ایسے لگ گئے کیونکر
مجھے اس مسئلہ کا حل نہیں ملتا کلیدوں میں
خدا کے برگزیدوں سے عداوت رکھتے ہیں ایسی
کہاں کا خبث یارب آگیا ہے ان پلیدوں میں
ترے سچے اماموں کے ہیں ہر دم خون کے پیاسے
کمی کچھ بھی نہیں آئی الٰہی ان یزیدوں میں
دغا - چوری - بغاوت - جعلسازی قتل و خونریزی
یہی خبریں پڑھی جاتی ہیں روزانہ جریدوں میں
وہ دیکھا میری آنکھوں نے سُنا جو تو نے کانوں نے
خدا کا خوف اے واعظ نہیں تیرے وعیدوں میں
گدائے باب یزداں ہوں - فقیروں کا ثناخواں ہوں
امیروں کی خوشامد کیوں کروں اپنے قصیدوں میں
جلائے اپنے مُردے کو سُنا دے کوئی بات اپنی
دکھا دے روئے تاباں میں بھی ہوں تیری نویدوں میں
محبت کرنے والے کو تو آنکھوں پر بٹھاؤنگا
سلائی گرم کر کے دونگا میں حاسد کے دیدوں میں
بہت ہی تار بھجوائے جواب اک بھی نہیں آیا
بہت ہی سُست یاران عدم ہیں کیوں رسیدوں میں
مصیبت پر مصیبت ہے عجب دُنیا کی حالت ہے
نظر آنے لگی شان محرم اب تو عیدوں میں
اجل کیا ہے یہ تمہید وصال یار ہے گویا -
یہی باعث ہے ماتم ہی نہیں ہوتا سعیدوں میں
ہوئے جاتے ہیں بسمل خود ہی بسم اللہ پڑھ پڑھ کے
بڑھا شوق شہادۃ اسقدر مخلص مریدوں میں
پسند آئی ہے کیا رسم بخاک و خون غلطیدن
ہمارے بھائی ہوتے جاتے ہیں داخل شہیدوں میں

احباب کو اطلاع

مجھے اطلاع آئی ہے کہ میری والدہ سخت بیمار ہے اس واسطے معہ اہل بیت چندروز کے واسطے بھیرہ ضلع شاہپور کو جاتا ہوں - اس عرصہ میں احباب کے خطوط جو میرے نام ہونگے ان کے جواب مجھ سے نہ جا سکینگے - لیکن ڈاک بدر اور ڈاک حضرت صاحب کی تعمیل ہوتی رہیگی - اس اخبار کے شائع ہونے سے پہلے انشاء اللہ میں بھیرہ پہنچ جاؤنگا - (محمد صادق ایڈیٹر بدر)

ضرورت

جب سے بدر جاری ہوا ہے اسوقت سے لیکر حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات تک تمام پرچوں کے فائل سال بسال مکمل ہمارے ایک دوست کو چاہئیں - مناسب قیمت پر خریدے جائینگے - اگر کسی صاحب کے پاس ہیں تو اطلاع دیں - (ایڈیٹر بدر)

مبارک

نہایت مسرت کے ساتھ یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ ہمارے بھائی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے - اللہ تعالیٰ اس کی عمر وسعادت میں برکت دے - اور ان [illegible]

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے درس قرآن شریف کے نوٹ

فی الحال حضرت امیرالمومنین کے حکم سے مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے درس شروع کیا ہے اُس کے نوٹ لکھے جاتے ہیں۔ اگر حضرت صاحب نے خود پھر ہیں سے درس شروع کیا تو وہ ولاہ وہ نوٹ بھی اس حصّہ کے لکھ دئے جائینگے۔ (ایڈیٹر)

پارہ چوبیسواں رکوع ۱۵

سورۃ حٰم السجدۃ رکوع ۱

مورخہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

حٰم - حفیظ۔ قرآن مجید کا اللہ تعالیٰ حافظ اور وہی اس کا اُتارنے والا ہے۔

الرحمٰن الرحیم - اللہ تعالیٰ بلا مبادلہ رحم کرنے والا ہے۔ اور نیک اعمال پر نیک ثمرات مرتب کرنے والا ہے۔ جس نے جسمانی دُنیا کے لئے اتنے سامان دئے کیا وہ روحانی دنیا کے لئے ترقیات اور اپنے حضور پہنچانے کا سامان نہ دیگا؟ اور جو دُنیا میں اعمال پر نتائج مرتب کرتا ہے کیا وہ آخرت کے متعلق ویسے نتائج نہیں دیگا؟ ضرور دیگا۔

پس نبی کریم صلعم اور ان کی جماعت جو خدا کی سچی فرمانبرداری کرتی ہے ان دو صفات الٰہی سے ان پر جو احسانات ہیں دوسروں سے ممتاز رہینگے۔ قران کریم کے نزول کی وجہ بتلائی ہے اور یہ سمجھایا ہے کہ اس وحی کے نزول کے لئے نبی کریم صلعم کی ذات کو کیوں مخصوص فرمایا۔

فصّلت بعض مفسرین اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ ایسی کتاب ہے جس میں وقف دئے گئے ہیں یہ غلط ہے۔ بلکہ معنے یہ ہیں کہ جن جن غلط ملطوں سے پہلی کتابیں تباہ ہُوئی ہیں اُنسے یہ پاک اور محفوظ ہے۔ اس کتاب میں ہر زمانہ۔ ہر قوم ہر جگہ کے مناسب حال تفصیل ہے پس اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔

مثال کے طور پر توراۃ کا حکم تو کہ بدلہ کا بدلہ لیا جاوے۔ قران شریف میں ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا ومن عفی واصلح فاجرہ علی اللّٰہ یہ حکم ایسا جامع ہے کہ اس کے ہوتے اب کسی تیسرے حکم کا انتظار یا ضرورت نہیں۔ دوم نبی کریمؐ نے اپنی خصوصیات میں فرمایا ہے اوتیت جوامع الکلم۔ (مجھے ایسے کلمات دئے گئے ہیں جو جامع ہیں) یعنی لفظ مختصر اور معنی بہت اور ہر ایک معنی اپنے اندر بہت سے فوائد رکھتا ہو۔ عربی زبان بڑی فصیح ہے چنانچہ:-

عین کے لفظ کے ساٹھ معنے ہیں ایک معنی کے تعین کے لئے قرینہ ہوتا ہے اور اگر قرینہ نہ ہو تو سب معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ قرآنی آیات میں یہ اعجاز ہے کہ ہر زمانہ میں حالات کے مناسب معنی دینگے وہ سب صحیح ہونگے۔ شلاً دابۃ الارض اس کے معنے صحابہؓ نے بھی کئے ہیں۔ بعض نے علماء مراد لے ہیں اُسوقت کے مناسب حال یہی معنی تھے۔ لیکن اب اس کے معنی کھلے کہ اس سے مراد طاعون ہے۔ طاعون کا کیڑا ابھی دریافت ہُوا اس لئے اس آیت کی جامعیت اور مفصل ہونے نے یہ فائدہ دیا کہ عظیم الشان پیشگوئی پوری ہو کر حجۃ اللّٰہ علی الارض بنی حدیث میں بھی آیا ہے

کہ ہر آیت کے لے ظہر و بطن ہے۔ پھر فرمایا ہے کہ سات سات بطن ہیں۔ جس سے ان معنوں کی تائید ہوتی ہے۔

قرآنًا - قرآن کے لفظ کے معنی ہیں چیزوں کو جمع کرنا اور ملانا آپس میں۔ اور مناسبت مدنظر رکھ کر قرینہ سے رکھنا۔ وزن فعلان مبالغہ کے معنی دیتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے۔

(۲) پڑھنے کے قابل۔ پہلے معنی مجھے پسند ہیں یعنی آیات میں ایک اتصال اور مناسبت ہے صحیح معنی معلوم کرنے کے لئے ایک معیار یہ ہے کہ ترتیب و ربط کو دیکھا جاوے۔ چنانچہ کئی مسائل صرف ابیات پر نظر کرنے سے حل ہوتے ہیں۔ معمولی انسان کے کلام کی ترتیب کا بھی خیال نہ رکھا جاوے تو اصل مطلب خبط ہو جاتا ہے۔ پس کلام اللہ کے سمجھنے کے لئے ربط کے صحیح علم کی کسقدر ضرورت ہے۔ اس زمانہ میں کئی آدمی صرف ترتیب آیات کے نہ سمجھنے کی وجہ سے دہریہ ہو گئے ہیں (اللہ محفوظ رکھے) قرآن مجید کو تدبر سے پڑھو اور اِس بات کا خوب خیال رکھو

سورۃ بنی اسرائیل۔ کہف۔ مریم کے ربط کا لحاظ رکھو تو معلوم ہو کہ ابتداء اسلام سے اخیر تک جو کچھ گذرنے والا تھا سب مفصل بتا دیا ہے۔

عربیًا - جو لوگ بہت سی زبانوں کے عالم ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں کہ عربی ام السنہ ہے اور اس لفظ کی تہ میں اس چیز کے مُتعلق جس کے لئے یہ لفظ وضع ہُوا ہے خاص باتوں کی طرف اشارہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن عربی میں نازل ہُوا۔ یہ ایک کامل اور جامع زبان ہے۔ خود عربی کے معنی ہیں پورے طور پر مطالب کو واضح کرنے والا۔

بشیرًا و نذیرًا - الٰہی کتاب ہونے کی عظیم الشان دلیل ہے۔

جیسا متکلم صاحب عزت و ثروت و قدرت و علم ہو ویسا ہی اس کا کلام ہوگا۔ پس خدا کے کلام کا ایک یہ نشان بھی ہے کہ اس میں بشارتیں بھی ہوں اور ڈراوے بھی تا ظاہر ہو۔ کہ وہ سب قسم کے خزانوں کا مالک اور غیبوں کا واقف ہے اور مخلوق پر ہر طرح قدرت رکھتا ہے

فھم لا یسمعون - یہ فاعرض (منہ پھیرنے کی وجہ فرمائی ہے

اکنۃ - یہ جو باہر چھپر گھاس پھوس کے بناتے ہیں ان کو اکنۃ کہتے ہیں۔ وہ اپنے اعمال و اقوال سے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ہمارے دلوں پر یہ حجاب پڑے ہُوئے ہیں۔ حق کا اثر قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ بے توجہی و غفلت سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ دوسرے موقعہ پر فرمایا کہ وہ باہر نکل کر کہتے ہیں ماذا قال آنفًا

فاستقیموا الیہ - استقامت کے دو معنی ہیں۔ ایک اپنی جگہ پر ٹھہرا رہنا۔ مرکز سے نہ ہٹنا۔ دوم ٹیڑھے رستہ پر نہ چلنا۔ بلکہ سیدھی سڑک پر چلنا۔ یہاں یہی معنی ہیں۔ استقامت کے ساتھ جب الیٰ صلہ ہو تو یہی معنی لیتے ہیں۔

واستغفروہ یہ اس استقامت کے حصول کے لئے طریق بتایا۔ یعنی طلب مغفرت کرو۔ استغفار کے معنے حضرت مسیح موعود نے بارہا بتائے ہیں کہ جو غلطیاں ہُو چکی ہیں ان کے بد نتائج سے محفوظ رکھ اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کی توفیق حاصل ہو۔

انّما انا بشر مثلکم - باوجود ان تعلقات کے جو جناب باری سے آپ کو حاصل ہیں اپنی حیثیت بتائی ہے کہ میں بشر ہوں۔ اور توحید کی تعلیم دیتا ہوں۔

ویلٌ للمشرکین - چونکہ پہلے خدا سے اپنا تعلق بتایا ہے کہ یوحی الیّ۔ اس لئے اب اس

تعلق کے اظہار اور ثبوت دینے کے لئے پیشگوئی فرمائی ہے۔

لا یؤتون الزکوٰۃ ۔ احکام تو بہت سے ہیں مگر یہاں زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض چیزوں سے امتیاز نہیں ہو سکتا۔ اور بعض سے امتیاز ہو جاتا ہے۔ نماز منافق بھی پڑھ لیا کرتے۔ مگر گرہ سے کچھ دینا یہ ایسی بات ہے کہ صاف پتہ لگ جاتا ہے۔ یہ کس جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ جو زکوٰۃ دے پس وہ مشرک نہیں یہ بطور مثال بیان فرمایا۔

وبالآخرۃ ھم کٰفرون ۔ یہ لوگ آخرت کا انکار اس لئے کرتے کہ اس میں ادنا دان بھی ان کے ساتھ شامل ہو سکتے تھے کیونکہ عجیب بات ہے

غیر ممنون جو قطع نہیں ہوتا۔

مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۴ ۔ رکوع ۱۶)

سورہ حٰم السجدۃ رکوع ۲

لتکفرون ۔ کافر اس لحاظ سے کہا کہ شرک کرنے والا اس حال سے خالی نہیں وہ خدا کو اس اعلیٰ مرتبہ سے جو اس کی شان کے شایاں ہے نیچے مانتا ہے اور ادنیٰ مخلوق سے برابر کرتا ہے۔ چنانچہ ان کے بارے میں نبی کریم صلعم کو ارشاد ہوتا ہے وما قدروا اللّٰہ حق قدرہٖ اس واسطے مشرک بھی کافر ہیں۔

انداداً ۔ انداد۔ ند کی جمع ہے اس میں دو باتیں قابل لحاظ ہیں۔ مثل اور مقابل

خلق الارض فی یومین ۔ شرک کے ابطال کے لئے اپنی خاص صفت و قدرت کا اظہار کیا ہے۔ کیا کوئی اور بھی اس کام میں شریک ہے۔ یوم کے معنی وقت مطلق مقدار کیونکہ موجودہ عرفی یوم کے متعلق تو اس وقت سامان نہ تھا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ زمانہ نام ہے تجدد الٰہیہ کا۔ اب سوال یہ ہے کہ یومین کی تخصیص کیوں ہے؟ اس کا جواب ہے ذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔

جعل فیھا رواسی۔ آجکل طبقات الارض کے ماہر بھی مان چکے ہیں کہ زمین کے استقرار اور بہت سی چیزوں کے مواد جمع رکھنے کے واسطے پہاڑ ہیں

اقواتھا۔ اقوات جمع قوت یعنی خوراک

فی اربعۃ ایام ۔ زمین و آسمان کو چھ دن میں بنانے کا ذکر قرآن میں آچکا ہے۔ دو دن کا پہلے ذکر ہوا۔ چار دن میں تقدیر اقوات۔ پس اعتراض پڑتا ہے کہ آسمان کب بنا۔ جس کے لئے فقضٰھن سبع سمٰوات فی یومین آتا ہے۔ مفسرین نے جواب دیا ہے کہ پہلے دو دن ملا کر چار کہا۔ یہ چار ان دو کے علاوہ نہیں۔ اور یہ جواب بھی دیا ہے کہ چونکہ تقدیر اقوات میں آسمان کا دخل بھی ہے۔ اس لئے اس کی پیدائش کا ذکر بھی ان ہی چار ایام میں داخل ہے۔

سوآءً للسائلین ۔ جو جو ہر چیز کی فطرت تقاضا کرتی ہے اس کے لئے مہیا کر دیا ہے رب العالمین ہونے کی حیثیت سے سب کے لئے مساوی دیا ہے۔

استوی ۔ قصد کیا۔

السماء ۔ سماء کا لفظ عام بلندی کے معنوں میں آتا ہے۔ یہانتک کہ جوتی کے اوپر کے حصے کو سماء النعل کہتے ہیں۔ صرف آسمان کی تخصیص غلط ہے۔ بعض لوگ غلطی سے بارش کا آسمان سے ٹپکنا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قران مجید میں فتری الودق یخرج من خلالہ آگیا ہے۔

دخان ۔ دھواں۔ اسے کو نہیں کہتے جو لکڑیوں کے جلانے سے نکلتا ہے۔ بلکہ ہوا کی طرح لطیف چیز پر بولا جاتا ہے۔ بخار تو اسے کہتے ہیں جس میں اجزائے مائیہ و ارضیہ دخانیہ موجود ہوں اور جس میں مائیہ اجزاء نہوں وہ دخان ہے۔

ائتیا

پیدائش کی دو صورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ پیدا کر کے آزاد چھوڑ دے۔ دوسرا یہ کہ اپنی حکومت و تصرف کے نیچے رکھے۔ اس آیت میں یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ سب چیزیں ہمارے قبضہ و اقتدار کے نیچے ہیں۔

سبع سمٰوات السماء کوئی ٹھوس چیز نہیں۔ اور خلاء محض بھی نہیں یہ خوب یاد رکھو جتنے اعتراض اس عقیدے پر ہوئے ہیں وہ محض بچپن کی سنی ہوئی باتوں پر مبنی ہے کلام الٰہی میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر اعتراض کیا جاوے۔ میرے نزدیک سات طبقے بھی معنی کرنے صحیح نہیں۔ صرف اتنا ایمان ہے کہ اس میں کچھ ایسی قابل امتیاز بات ہے جس سے سات حصے ہو سکتے ہیں۔

ایک یہ بحث بھی ہے کہ زمین پہلے یا آسمان ۔ صحابہ میں بھی اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی (۱) ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ثم استوی الی السماء ۔ اس ثم سے استدلال کرتے ہیں کہ آسمان زمین کے بعد بنا۔ (۲) والسماء بنٰھا ـــــ والارض بعد ذٰلک دحٰھا۔ اس بعد سے دلیل لاتے ہیں کہ زمین آسمان کے بعد بنی

ابن عباس نے تو یہ جواب دیا کہ ایک ہے خلق السمٰوات۔ اور خلق الارض۔ پس خلق ارض پہلے ہوئی۔ دوم ہے دحو ارض یہ بعد میں ہوئی۔ یہاں خلق الارض فی یومین فرمایا اس کے بعد ثم استوی الی السماء آیا ہے۔

امرھا ۔ امر سے مراد حکم بھی ہوتا ہے۔ اور وہ امور بھی جو اس کے مناسب حال ہوں۔ اس آیت سے یہ مراد ہے کہ خدا نے جو جو تاثیریں اور خواص رکھے ہیں ان کے متعلق ایک قانون بنایا اور اس کا سمٰوات کو تابع کیا۔

السماء الدنیا ۔ (دنیا کا آسمان) ترجمہ لفظی نہیں کیونکہ یہ مضاف مضاف الیہ نہیں بلکہ صفت موصوف ہے۔ وہ آسمان جو نزدیک ہے

وحفظاً ایک کام تو ستاروں کا زینت ہے۔ دوسرا حفاظت یعنی مخلوقات جو زمین میں ہیں اپنی تاثیر سے اُس کے زہریلے موادوں کو دور کرتے ہیں۔

صٰعقۃ ۔ یہ جو بجلی گرا کرتی ہے اور گر کر تباہی ڈالتی ہے اس گرنے والی کا نام صاعقہ ہے۔ اور اس عذاب کو کہتے ہیں جو ناگہانی ہو اور جس کی ہلاکت عام ہو۔

من بین ایدیھم ومن خلفھم

مفسرین نے یہ معنے کئے ہیں کہ جو رسول آیا اس نے ہر ذریعہ سے ان کو سمجھایا اس عموم تبلیغ کو بین ایدیھم ومن خلفھم سے تعبیر کیا۔

(۲) کچھ رسول سامنے آئے اور کچھ وہ جو ان سے پہلے ہو چکے۔ ان کے حالات ان کو سنائے گئے

لانزل ملٰئکۃ ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسول خدا کی طرف سے آئے تو فرشتہ آئے تا کہ ہر طرح سے ممتاز رہیں۔

دوسرے معنی یہ ہیں کہ رسول جو آتے ہیں تو آکر یہی کہتے ہیں کہ مانو گے تو اجر ملیگا نہ مانو گے تو عذاب ہوگا۔ جو فرشتے لاتے ہیں۔ پس وہ لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ ہم بما ارسلتم بہ کے منکر ہیں ضرور تھا کہ عذاب کے فرشتے ہم پر نازل ہو جاتے

فانا - یعنی کیونکہ ہم

یجحدون - جحود کہتے ہیں باوجود حق کی تبلیغ کامل اور لاجواب ہوجانے کے پھر بھی انکار پر تلے رہنا۔

صرصرًا - قلم چلانے سے جو آواز نکلتی ہے اسے صریر کہتے ہیں۔ ہوا بہت تیز چلے تو بھی ایک آواز نکلتی ہے۔ اس لئے اسے صرصر کہتے ہیں۔

نحسات - منحوس - عذاب تو اور قوموں پر بھی آئے مگر دنوں کے لئے منحوس ہونے کا ذکر صرف عاد کے لئے ہے۔ میرے ایک اُستاد نے مجھے بتایا تھا کہ ہر چیز کی تردید ضرورت کے مطابق ہوتی ہے۔ یہ ایام اس قوم کے نزدیک اپنے ٹھاکروں کی عبادت کے واسطے بہت بابرکت سمجھے جاتے تھے۔ چونکہ اِن دنوں میں ان پر عذاب آیا اس لئے ان کی غلطی سمجھانے کے لئے نحسات فرمایا۔

عذاب الخزی - ایسا عذاب جس کا نتیجہ خزی ہو۔

الحیٰوۃ الدُّنیا - وہ زندگی جو قریب ہے نہ دُنیا کی زندگی۔

مورخہ ۲۰ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۴ - رکوع ۱۷)

(سورہ حٰمٓ السجدہ رکوع ۳)

یوزعون - (۱) وزع کے معنے تقسیم کے ہوتے ہیں۔ (۲) توفیق و طاقت دینے کے (۳) ایک چیز جو بڑی جماعت ہے اس کے پہلے حصے کو روک دیا جائے تا پچھلے بھی شامل ہوجائیں۔ یہی تیسرے معنی مفسرین نے بھی پسند کئے ہیں۔

شہد علیہم - عام طور پر مسلمانوں میں یہ مشہور ہے کہ ہاتھ پاؤں گواہی دینگے گواہی کی کیفیت میں بحث ہے۔ یہاں پر اس گواہی کا ذکر نہیں جو بدیوں کے ثبوت کے لئے ہے بلکہ ظہور ندامت کے لئے ہے۔ فونوگراف وگریموفون سے یہ مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ جیسے ہوا اور روشنی کی لہریں محفوظ کرلی جاتی ہیں اسی طرح انسان کے اعضاء پر اعمال کا اثر مرتب ہوتا رہتا ہے۔ ہم دُنیا میں بھی اس کا نظارہ دیکھتے ہیں۔

لِمَ شہدتم علینا - کیوں ہمارے خلاف گواہی دی۔ گواہی دینے والی تین چیزوں کا ذکر تھا۔ سمع - بصر - جلد - اب صرف لجلودھم فرمایا - اس کی وجہ یہ ہے کہ کان - آنکھ سے بدیاں بالعموم کی نہیں جاتیں۔ بلکہ ان کی گواہی تو صرف یہ ہے کہ مامورانِ الٰہی کے مواعظ اس نے سنے اور آیات بینات دیکھے۔ پھر انسان جب بدی کرتا ہے تو اس میں تمام وجود شریک ہوتا ہے۔ اس لئے چمڑے کا ذکر فرمایا

انطق کل شیٔ - جسے گویا کیا ہر شے کو۔ اس سے بھی اس گواہی کی کیفیت کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ سب جانتے ہیں کہ نباتات جمادات اور کئی پرند - چرند انسان کی طرح بولتے نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز دنیا کی اللہ تعالیٰ کی ہستی کی گواہی دی رہی تھی تم نے انکار کیا۔ تو اب ہم بھی تمہارے خلاف گواہی دینے پر مجبور ہیں۔

ھو خلقکم - اسی نے تم کو پیدا کیا - والیہ ترجعون اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ھو و الیہ کی تقویم پر غور کرو۔ اِس میں قیامت کے قیام اور ہر چیز کے نطق کا ثبوت دیا ہے۔ رجوع کے دو معنی عربی میں ہوتے ہیں۔ ایک جگہ سے جہاں پہلے ہو جاکر وہاں آجاوے۔ (۲) انسان کے جسقدر معاملات ہیں کسی دوسرے کے قبضے میں ہوجائیں۔ یہی دوسرے معنی یہاں مقصود ہیں۔ ایک عالم ابتلاء ہے یعنی یہ دُنیا جس میں تمام پوشیدہ کمالات جو انسان کے اندر ہیں آزادی سے ظاہر ہوسکتے ہیں۔ لیکن ایک اور عالم ہے جب لمن الملک الیوم کا رنگ ہوگا۔ جب کہ بکلی انسان دوسرے کے ارادہ کے ماتحت ہوجائیگا۔

وما کنتم - اور تم نہیں چھپاتے تھے اس خوف سے کہ گواہی دینگے تم پر الخ دُنیا میں اکثر بدکار اکثر بدی چھپاکر کرتے ہیں۔ مگر سمع و بصر و جلد سے چھپانے کے لئے نہیں۔ اگر انسان کو یقین ہو کہ یہ سمع و بصر و جلد گواہی دینگے تو ان سے بھی چھپاکر کرتا جو ناممکن ہے پس وہ بدی ہی نہ کرتا۔ لیکن تم کو یہ گمان تھا کہ خدا کو علم نہیں کہ تم کیا کرتوتیں کرتے ہو۔ نبی کریم صلعم کے پاس دو صحابی یہ بحث کرتے ہوئے آئے تھے کہ خدا تعالیٰ آہستہ آواز بھی سُنتا ہے یا نہیں جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسے لوگ تھے جو اس قسم کے خیالات کے تھے کہ خدا کو ہمارے اکثر کاموں کا علم نہیں۔ اب بھی فلسفی اسبات کے قائل ہیں کہ خدا کو جزئیات کا علم نہیں۔ پھر اس پہلو سے بھی دیکھو کہ یوں تو بدی ایک بچے کے سامنے کرنے سے بھی جھجک ہوتی ہے۔ مگر وہ خدا تعالیٰ جو حاضر و ناظر ہے اس سے خوف نہیں کھایا جاتا۔

اَرْدٰکم - ردی کہتے ہیں موت کو۔ اردٰکم - اھلکم

فالنار مثوی لھم - الصبر مفتاح الفرج مشہور ہے۔ مگر یہ لوگ صبر بھی کرینگے تو آگ ہی ٹھکانا۔

ان یستعتبوا - عتبہ - چاہنا - یعنی اپنی تکلیف کا رفع کرنا - دوسرے مانگنا معنی ہوئے اگر وہ تکلیف کا رفع چاہکر خوشی پرانا چاہینگے تو ایسا نہ ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ معنی بھی کئے کہ اگر وہ چوکھٹ پر آنا چاہینگے تو انھیں نہ آنے دیا جائیگا۔

قیضنا لھم تعینات کردئے۔

قُرَنَآءَ - ساتھی۔

ما بین ایدیھم وما خلفھم - بدی کی تحریک کچھ تو اس قوم کی بدصحبت سے ہوتی ہے جس میں وہ رہتا ہے۔ اور کچھ اپنے باپ دادا سے ورثہ میں پاتا ہے۔ وہ کام جو سامنے ہوتے تھے اور وہ کام جو ان کے پیچھے ہوتے رہے۔ یعنی باپ دادا کرتے رہے۔

حق علیھم القول - ثابت ہوگئی ان پر بات یعنی فردجرم لگ گیا۔

مورخہ ۲۱ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۴ - رکوع ۱۸)

(سورہ حٰمٓ السجدہ رکوع ۴)

قرآن مجید میں اکثر جگہ فعل ماضی ہوتا ہے۔ مگر اس سے مراد آئندہ زمانہ ہوتا ہے۔ ماضی اس لئے تا - اس کے وقوع کے پختگی پر دلالت کرے۔

قال الذین کفروا - کافر کہہ رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی کہینگے - ایک زمانہ میں کفار کہتے تھے کہ کوئی قرآن سننے نہ جائے۔ لیکن جب لوگ نذر کے اور روحانیت نے ان کو اپنی طرف کھینچ لیا تو پھر یہ تجویز کی کہ اِن کے ساتھ مقابلہ کیا جاوے۔ لیکن اس سے بھی عاجز آگئے۔ ان آیات میں ابتدائی زمانہ کا ذکر ہے۔ حضرت ابوبکرؓ قرآن مجید خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ جب اِن کا اثر بڑھنے لگا تو ان کو مجبور کیا کہ وہ مکہ سے نکل جائیں۔ چنانچہ آپ چلے گئے۔ لیکن راہ میں ایک رئیس جس پر آپ کا احسان تھا انھیں اپنے ساتھ لے آیا۔ پہلی شرط انھوں نے یہ پیش کی کہ قرآن نہ پڑھے۔ لیکن حضرت ابوبکر نے نہ مانا۔ آخر بہت جھگڑے کے بعد صلح ہوئی۔ آپ نے

ایک دوکان - پرلی - وہاں کچھ بزازی بھی فروخت کرتے - اور قرآن بھی سنا دیتے - آخر کفار مشرکین نے تنگ آکر یہ تجویز کی کہ جاکر کچھ شور ڈالدیا جائے تا مطلب فوت ہو جائے -

اَسْوَأَ - بدترین - بہت بُری - یعنی ان کے کاموں میں سے جو بدترین کام ہیں ان کی ہم سزا دینگے -

یہ یاد رہے کہ قرآن مجید میں جہاں الذین کفروا آتا ہے وہاں عام کفار مراد نہیں ہوتے بلکہ وہ کافر جو ضد سے کافر ہوئے اور حق کو سمجھ کر پھر نہیں مانتے - یہ بات طرز قرآنی سے ثابت ہوتی ہے - ہر کتاب میں اصطلاحی امور بھی ہوتے ہیں - چنانچہ صلوٰۃ ایک خاص ہیئت و کیفیت سے عبادت الٰہی کا نام ہے - ایسے ہی زکوٰۃ خاص شرائط کے ساتھ صدقہ کا نام ہے - مقدم یہ بھی مخفی نہ رہے کہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ جو مسائل سلسلہ احمدیہ سے خاص ہیں ان کے متعلق قرآن سے - دلائل ڈھونڈنے کا خیال رکھا کرو -

مثلاً یہ مسئلہ ہم کو حضرت مسیح موعودؑ نے بتلایا ہے کہ جہنم ابد الآباد کے لئے نہیں - وہ بطور علاج و اصلاح ہے - نہ محض دُکھ و عذاب دینے کے لئے - یعنی جہنم شفاخانہ ہے نہ محض سزا خانہ - اور جیسے شفاخانہ میں بعد از شفا کوئی نہیں رہتا ایسا ہی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اس میں کوئی نہ رہیگا -

ایسا ہی جنت و دوزخ کے انعامات و عذابات کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ سب ہمارے اعمال کے اظلال و آثار ہونگے -

چنانچہ ان آیات میں لنجزینّھم آیا ہے جس سے یہ دوسرا مسئلہ خوب سمجھ میں آجاتا ہے

دَارُ الْخُلْدِ - رہنے کا گھر - خلد سے یہ نہ سمجھا جائے کہ کفار ہمیشہ دوزخ میں رہینگے کیونکہ خلد کے معنی ابد الآباد کے نہیں - بلکہ مدت دراز کے ہیں -

بما کانوا بِاٰیٰتِنَا یجحدون یہ اسوء الذی کانوا یعملون کو کھول دیا ہے -

وقال الذین کفروا - اور کہینگے وہ لوگ جو کافر بنے ہیں -

الذین - یہ دو کون ؟ من الجن والانس

مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ - ذلیلوں میں سے -

دُنیا میں لوگ اس واسطے شرک کرتے ہیں کہ یہ معبود ہماری سفارش کرینگے - ہماری عزت کا موجب بنینگے - خدا تعالیٰ نے ظاہر فرما دیا کہ خود مشرک اقرار کرینگے ہم ذلیل ہوئے اس لئے وہ چاہینگے کہ داعیان شرک بھی ذلیل ہوں -

اب دوسرے گروہ کا ذکر فرماتا ہے - جو محض اللہ کی تعظیم کرتے ہیں - کہ ملائکہ تک جو اعلیٰ مخلوق ہیں ایسے موحدین کے خدام و معاونین بن جاتے ہیں -

استقاموا - سیدھی راہ پر اللہ کی صفات کے ماتحت چلتے ہیں -

یعنی جب اللہ کو رب مان لیا - تو پھر کوئی ایسا کام نہیں کرتے جو اس عقیدے کے خلاف ہو - استقامت بڑی مشکل ہے - نبی کریم صلعم فرمایا کرتے تھے - مجھے سورہ ہود نے بڈھا کر دیا - ایک بزرگ نے خواب میں آنحضرت صلعم سے پوچھا - کس آیت کے مضمون سے ؟ تو آپ نے فرمایا فاستقم کما امرت - استقامت جس سے ظاہر ہوا - یہ استقامت بڑی بات ہے -

لا تحزنوا - مت کُڑھو - خوف و حزن میں فرق ہے اور قرآن مجید میں یہ لفظ اکٹھے آئے ہیں - مفسرین لکھتے ہیں خوف آئندہ خطرے کے متعلق اور حزن جو گذر چکا ہو اس کے متعلق - مگر یہ ٹھیک نہیں - چنانچہ سورہ یوسف میں حضرت یعقوب - آئندہ کے واقعہ کے متعلق حزن کہتے ہیں - انی لیحزننی ان تذھبوا بہ

میری سمجھ میں یہ فرق ہے - خوف خطرہ پیش آمدہ کے متعلق ڈر کا نام ہے - اور حزن بےچینی و اضطراب کو کہتے ہیں -

نحن اولیٰؤکم - ابشروا بالجنۃ سے بعض نے یہ خیال کیا ہے کہ آخرت کے متعلق بشارت دیتے ہیں - یہ صحیح نہیں - جنت دو ہیں - ایک دُنیا میں - ایک آخرت میں - چنانچہ فرمایا - ولمن خاف مقام ربہ جنّتٰن - پس مومن پر دُنیا میں مصیبتیں پڑتی ہیں - مگر وہی مصیبتیں آخر کار اس کے لئے انعام الٰہی بن جاتی ہیں - اور ساتھ ساتھ اس کو بشارتیں ملتی رہتی ہیں - چنانچہ فرشتے کہتے ہیں - ہم تمہارے دوست و مددگار ہیں - اس زندگی میں جو قریب ہے - اور اس میں جو پیچھے آنی والی ہے - الآخرۃ صفت ہے اور یہ قیامت - کا نام نہیں -

نُزُلًا من غفور رحیم یہ مَا تَشْتَھِیْ اَنْفُسُکُمْ کی وجہ بتائی کہ تم پھر خدا کے مہمان بن جاؤ گے - وہ خود تمہاری ضرورتوں کا کفیل ہو جائیگا -

نزل اس چیز کو کہتے ہیں جو مہمان کو سب سے پہلے پیش کی جائے - اعزازی طور پر

۲۲- فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۴- رکوع ۱۹)

(سورہ حٰم السجدہ رکوع ۵)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا - چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر جبری حکومت نہیں پسند فرمائی اس لئے اعتراض پر صرف ڈانٹ ہی نہیں بتاتا جیسا کہ حکام کے شایان شان ہے - بلکہ وہ اس اعتراض کو دلائل سے رد فرماتا ہے -

قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ - یعنی اپنی تمام زندگی سے خواہ بذریعہ اقوال خواہ بذریعہ افعال اپنے تئیں فرمانبرداروں سے ظاہر کرتا ہے -

وَلَا تَسْتَوِیْ - اس سوال کا جواب کہ ہمیں یہ کیونکر معلوم ہو - یہ نیک ہے یہ بد - اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیکی اور بدی کی حقیقت پر غور کرنے سے خود بخود یہ بات معلوم ہو جاتی ہے - بلحاظ اثرات و نتائج بھی یہ دونوں چیزیں الگ ہیں - نبی کریم صلعم نے بھی ایک اصول بتایا ہے دع ما یریبک الی ما لا یریبک (جو چیز تجھے دل میں کھٹکتی ہے اسے چھوڑ دے اور اختیار کر اسے جو نہ کھٹکے -

ادفع بالتی ھی احسن - بعض اوقات فوری جوش میں امتیاز نہیں ہو سکتا - اس لئے ایک عمدہ طریق بتایا ہے کہ صبر سے کام لیا جائے - جوش کے رفع ہونے پر اصل کیفیت کُھل جاتی ہے -

یُلَقّٰھَا - تلقی بالقبول کے معنے ہیں - خوشی سے کسی بات کو مان لینا -

صابر کہتے ہیں اس مصیبت کو برداشت کر لینے کو جو کسی فعل یا ترک فعل سے حکم الٰہی کے ماتحت پیش آوے -

ذو حظ عظیم - اللہ تعالیٰ ساری دُنیا کو متاع قلیل فرماتا ہے - پس اندازہ کرو - کہ عظیم کتنا بڑا ہوگا -

فاستعذ باللہ - یہ غیظ و غضب کے روکنے کا طریق سکھایا - کہ دعا کرو اور خدا سے مدد و پناہ مانگو -

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ - اصل بات اس سورۃ میں یہ تھی کہ اس میں کتاب کے آثار اور کتاب کی حفاظت کا ذکر ہے - پہلے شرک کو رد فرمایا اور ھؤلاءِ شفعاؤنا کی غلطی ظاہر کی کہ وہ معبودان باطل ان کی ذرا بھی امداد نہ کر سکینگے - پس موحد بن جاؤ - تو اعلیٰ سے اعلیٰ مخلوق تمہاری معاون ہوگی -

(باقی آئندہ)